رجسٹرڈ ایل نمبر [illegible] یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن امرتسر سے شائع ہوتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۳۶ — نمبر ۱۲

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترکت فیکم امرین کتاب اللہ و سنتی

اہلحدیث

اخبار — امرتسر

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفےٰ بر جان مسلم داشتن

دفتر اہلحدیث کٹرہ بھائی امرتسر

مدیر مسؤل ابوالوفاء ثناء اللہ

تاریخ اجرا ۲۳ شعبان ۱۳۲۱ھ — ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبوی علیہ السلام کی اشاعت کرنا۔
(۲) مسلمانوں کی عموماً اور جماعت اہل حدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا
(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے باہمی تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے۔
(۲) جواب کے لئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا چاہئے۔
(۳) مضامین مرسلہ بشرط پسند مفت درج ہونگے
(۴) جس مراسلہ سے نوٹ لیا جائیگا۔ وہ ہرگز واپس نہ ہوگا۔
(۵) بیرنگ ڈاک اور خطوط واپس ہونگے۔

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست سے سالانہ ...
رؤسا و جاگیرداروں سے ...
عام خریداران سے ...
" " ششماہی ...
ممالک غیر سے سالانہ ۱۰ شلنگ
فی پرچہ ...

اجرت اشتہارات کا فیصلہ
بذریعہ خط و کتابت ہو سکتا ہے

جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ (مولوی فاضل) مالک اخبار "اہلحدیث" امرتسر ہونی چاہئے۔

امرتسر ۲۸۔ ذیقعد ۱۳۵۷ھ مطابق ۲۰۔ جنوری ۱۹۳۹ء یوم جمعۃ المبارک (۲۲۱)

فہرست مضامین

نظم (مناجات) - - - - - ص۱
انتخاب الاخبار - - - - ص۲
سوال بہائی اور جواب ثنائی - - - ص۳
قادیانی قیامت (قادیانی مشن) - - ص۴
قادیانی جماعت کی ایک بڑی اسلامی خدمت ص۵
ایک مبشر خواب - - - - ص۸
کیا سورہ یوسف میں عشق مجازی کی کہانی ہے؟ ص۸
سلسلہ تبلیغ اہل حدیث کے معاونین و شائقین ص۸
انقلاب زندہ باد - - - - ص۸
شیعوں کے افسانے - - - ص۹
[illegible] - - ص۱۰
اسلامی [illegible] ص[illegible] - [illegible] ص[illegible]
متفرقات ص[illegible] - ملکی مطلع ص[illegible] - اشتہارات [illegible]

مناجات

(از ابوالاصغر ملک محمد عبداللہ صاحب ساقی۔ لالہ موسیٰ)

ایکہ ختم المرسلینے را فتر منی گفتہ — رحمۃ للعالمین را ہم شہیداً گفتہ
شرف ما ادنیٰ بہر واز قرب و شان ما طغیٰ — صاحب ما زاغ کو را شان اسریٰ گفتہ
کے تواں معلوم کرد از رفع درجاتش کہ خود — از برائے ذکر پاکش چوں رفعنا گفتہ
جز تشہد لا دگفت از غاثت جود و کرم — آں یتیم و عائلے کو را فاغنیٰ گفتہ
دادہ خیر الکتب۔ خیر الامم۔ خیر القرون — آں محمد را کہ از شرفش جمیعاً گفتہ

ساقی در ماندہ حالے را بدہ تسکین دل
ایکہ سرکار مدینہ را فاقی ہی گفتہ

نوٹ:۔ ہمارے اخبار کی زبان چونکہ اردو ہے اس لئے شعراء حضرات اردو میں ہی طبع آزمائی فرمایا کریں [illegible]

ثبوت قربانی گاؤ ۔ [illegible] ... [illegible]

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

——— امرتسر شہر میں آج (۱۶) تک بارش نہیں ہوئی۔ دو تین دفعہ نماز استسقا بھی ادا کی گئی۔ دو تین دفعہ مطلع ابر آلود بھی ہوا مگر پھر صاف ہو جاتا رہا۔ شہر میں خشک سردی بدستور ہے۔ تا ۱۴ جنوری شہر میں ۲۷۱ بچے پیدا ہوئے۔ اور ایک سو چالیس اموات ہوئیں۔

——— شیخ محمد صادق ایم ایل۔ اے کے خلاف نواب محمد زکریا کھلو کی طرف سے جو عذرداری دائر ہے اس میں ۱۰۔ جنوری کو بیگم شاہ نواز کی شہادت ہوئی۔

——— معلوم ہوا ہے ۲۲۔ شوال ۱۳۵۴ھ تک مکہ مکرمہ میں ۱۶ ہزار ۶ سو تین زائرین حرم پہنچ چکے ہیں۔ مزید آمد جاری ہے۔

——— کوئٹہ کے ارد گرد گذشتہ ہفتہ چار دفعہ زلزلے کے جھٹکے آئے۔ بہت سے کچے مکان گر پڑے۔

——— حکومت نظام حیدر آباد نے ان تمام قیدیوں اور زیر سماعت ستیہ آگرہوں کو جن کا تعلق موجودہ تحریک سے تھا۔ رہا کر دیا ہے۔

——— اعلیٰحضرت نظام دکن نے بنارس ہندو یونیورسٹی کو ایک لاکھ روپیہ عطا فرمایا ہے۔

——— ایک اخباری نمائندے سے وزیرستان کے دو محسود ملکوں نے کہا کہ اگر فلسطین کا حل عربوں کی مرضی کے مطابق نہ ہوا تو وزیرستان کے حالات زیادہ پیچیدہ ہو جائیں گے۔

——— معلوم ہوا ہے حکومت مصر نے برطانوی بمباز ہوائی جہاز بنانے والے کارخانوں کو آٹھ بمبار ہوائی جہاز بنانے کا آرڈر دیا ہے۔

——— بیت المقدس۔ ۱۱ جنوری۔ ایک یہودی کے قتل ہو جانے پر فوجی کمانڈر نے ۴۸ گھنٹہ کے لئے کرفیو آرڈر نافذ کر دیا۔

——— ۱۹۳۵ء کے دوران میں فلسطین کے فسادات میں ۲ ہزار آدمی ہلاک اور ایک ہزار سات سو سے زائد زخمی ہوئے۔

——— پٹنہ۔ ۲۰ جنوری۔ ہزاری باغ ریلوے سٹیشن کے قریب ۹۔ اپ ڈیرہ دون ایکسپریس کی پانچ بوگیاں پٹڑی سے اتر کر چکنا چور ہو گئیں۔ ۷ مسافر ہلاک اور ۹۴ زخمی ہوئے۔

——— اس سال پٹنہ یونیورسٹی نے میٹرکولیشن کا امتحان ورنیکلر زبان میں منعقد کرنے کا اعلان کر دیا ہے

——— نیویارک میں عنقریب دنیا کا ایک عظیم الشان میلہ منعقد ہوگا۔ اس میں ایک ایسی مشین منظر عام پر لائی جائیگی جو ہر زبان میں بولنے کے علاوہ ہنسے اور گائیگی۔ بلکہ چیخ بھی مارے گی۔

——— حکومت پنجاب نے نہری بقیوں کے تباہ حال کاشتکاروں کی امداد کیلئے فصل خریف اور ربیع کے خرابہ کے متعلق ۲۵ لاکھ روپیہ معاف کر دیا ہے۔

یاد رکھئے

جن خریداروں کی قیمت اخبار ماہ جنوری میں ختم ہے اور ۲۶۔ جنوری تک وصول نہ ہوگی۔ ان کے نام آئندہ پرچہ وی پی بھیجا جائیگا۔ ناظرین مطلع رہیں

نوٹ جن کی مہلت ختم ہے ان کو وی پی نہیں کیا جائیگا اگر قیمت اخبار ۹۔ فروری تک وصول نہ ہوئی تو آئندہ اخبار نہیں بھیجا جائیگا۔ نیز حساب دوستاں بھی آئندہ پرچہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

——— ریاست بہاولپور میں یکم جنوری ۱۹۳۶ء سے آنریری مجسٹریٹ اپنے فرائض سے سبکدوش کر دیئے گئے ہیں

——— معلوم ہوا ہے کہ فلسطین کانفرنس اس ماہ منعقد نہیں ہوگی۔

——— معلوم ہوا ہے کہ مولانا عبید اللہ صاحب سندھی حج کے بعد عازم ہندوستان ہونگے۔

——— ہسپانوی باغیوں کا دعویٰ ہے کہ ہم نے گذشتہ دو ہزار مربع میل علاقہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور حکومت کو پچاس ہزار آدمیوں کا نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

جلسہ اہل حدیث کانفرنس
قابل توجہ شعراء کرام

جلسہ اہل حدیث کانفرنس کا اکیسواں جلسہ ۷-۸-۹ اپریل کو فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور (پنجاب) میں منعقد ہو رہا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل عنوانات پر نظمیں پڑھنے کے لئے شعراء کرام طبع آزمائی فرمائیں:

نظم استقبالیہ۔ تبلیغ توحید و سنت۔ تردید بدعت

یاد رفتگان ہماری مقامی جماعت اہل حدیث کے سرگرم کارکن میر یوسف صاحب انتقال کر گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (محمد داؤد از کیندرا پارا ضلع کٹک) (۲) حاجی غریب اللہ صاحب مقیم مسجد حاجی علی جان صاحب مرحوم دہلی ٹانڈہ بادری ضلع مراد آباد میں انتقال کر گئے۔ انا للہ!

(۳) جناب ملا محمد ابراہیم صاحب ٹانڈوی مراد آبادی ۶ فروری کو فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ (مولوی محمد عبد الغفار مدرس مدرسہ اہل حدیث قصبہ ٹانڈہ ریاست رام پور)

ناظرین مرحومین کا جنازہ غائب پڑھیں اور انکے حق میں دعائے مغفرت کریں۔ اللھم اغفر لھم وارحمھم

"زوال غازی"

انقلاب افغانستان کا صحیح سبب دریافت کرنا ہو تو تازہ تصنیف "زوال غازی" ملاحظہ فرمائیں جس میں شاہ امان اللہ خان کے تمام حالات مندرج ہیں۔ سیاحت یورپ۔ افغانستان کی ترقیات۔ ملک کے سوشل اور خواتین اور ملاؤں کی طاقتوں کے حالات۔ بچہ سقاؤ کی بادشاہت کے حالات۔ غازی محمد نادر شاہ کے حالات مفصل مندرج ہیں۔ انداز تحریر دلکش ہے ضخامت ۲۰×۲۶ کے ۲۵۰ صفحات۔ کتابت طباعت کاغذ اعلیٰ۔ اصل قیمت تین روپیہ رعایتی ۲ روپیہ محصول ڈاک علیحدہ۔ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جمع القرآن والحدیث۔ از مولانا سیف بنارسی (۲۲۲) نئی تصنیف ہے۔ قابل مطالعہ ہے۔ قیمت ۶ ر (منیجر اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اہلحدیث

۲۸- ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ ہجری

سوال بہائی

اور

جواب ثنائی

رسالہ "بہائی میگزین" میں علمائے اسلام عموماً اور مدیر "اہلحدیث" سے خصوصاً ایک سوال کیا گیا ہے۔ سوال نہایت معقول ہے۔ جس کی ہم قدر کرتے ہیں۔ کیونکہ اس کا جواب قرآن مجید سے طلب کیا گیا ہے۔ یہ سوال مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی کے رسالہ تعلیم الاسلام نمبر ۴ پر مبنی ہے۔ جس میں قیامت کا مضمون بصورت سوال و جواب مرقوم ہے۔ اس پر بناکر کے "بہائی میگزین" لکھتا ہے:-

"ہم نہایت مؤدبانہ طور پر حضرت مفتی صاحب اور دیگر علمائے کرام سے پوچھتے ہیں کہ قیامت کے دن تمام انسانوں اور جانوروں کا مرنا اور دنیا کا فنا ہو جانا قرآن کریم کی کن آیات مبارکہ سے ثابت ہے؟ نیز اگر قیامت کے دن واقعی فنائے عالم کچھ آیات سے ثابت ہے تو قرآن کریم کی ان آیات کے کیا معنی ہیں۔ جن میں نص صریح کے طور پر بتایا ہوتا ہے کہ برخلاف لکھا ہے کہ جملہ اقوام کے درمیان فنائے عالم قیامت کے دن فیصلہ کر دیا گیا فنا اور فیصلہ اجتماع نقیضین نہیں ہے؟

فتفکروا وتبینوا یا اولی الالباب والابصار" (بہائی میگزین بمبئی صفحہ ۲۹/۳۰ بابت اکتوبر، نومبر ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث راقم مضمون نے تو بناء سوال مفتی صاحب کی کتاب کو بنایا ہے۔ مگر حقیقت میں بنائے سوال کچھ اور ہے۔ وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں قیامت کے متعلق جتنی آیات آئی ہیں ان سب کو بہائی فرقہ اپنے متبوع شیخ بہاء اللہ کے حق میں لگاتا ہے۔ جس کا ذکر اہلحدیث ۲۶- اگست ۱۹۳۸ء میں بھی ہو چکا ہے۔ جس میں سے ضروری فقرات درج ذیل ہیں:-

(لوگ) پوچھتے ہیں کہ کیا وہ گھڑی آگئی؟ سو تو کہہ دے کہ قسم ہے اس کی جو کھلی دلیلوں کا ظاہر کرنے والا ہے کہ ہاں وہ گھڑی آگئی۔ جبکہ وہ گھڑی جو آنے والی تھی آگئی۔ اور کھلے ثبوت اور قطعی دلیلوں کے ساتھ حق بھی آگیا۔ اب وہ وسیع کھلا میدان بھی ظاہر ہو گیا۔ اور مخلوق خوف و اضطراب سے بے چین ہو رہی ہے۔ بھونچال آچکے اور قبیلے اس خدائے قاہر جبار کے خوف سے رونے لگے۔ (تو) کہہ دے کہ ہاں وہ کان پھونکنے والی آواز بھی دی جا چکی۔ سو آج کا دن صرف خدا ہی کا ہے جو اکیلا با اختیار ہے۔ لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ کیا طامہ[1] پوری ہو گئی۔ سو تو کہہ دے کہ ہاں مالکوں کے مالک کی قسم (طامہ) پوری ہو گئی۔ کہتے ہیں کہ قیامت قائم ہو گئی؟ پس کہہ دے کہ خود وہ قادر قیوم ہی آیتوں کی سلطنت کے ساتھ آموجود ہوا۔ (کہتے ہیں) کیا تو لوگوں کو زمین پر بکھرا ہوا دیکھ رہا ہے۔ (تو کہہ دے) کہ ہاں مجھے اپنے بلند و برتر پروردگار کی قسم وہ ضرور زمین پر بکھرے ہوئے ہیں۔ (کہتے ہیں) کہ کیا درخت زمین سے اکھڑ کر زمین پر گر پڑے؟ (تو کہہ ہاں) صفات کے مالک کی قسم پہاڑ تک ریزہ ریزہ ہو گئے۔ (کہتے ہیں) بہشت اور دوزخ کہاں ہیں؟ کہہ دے اے شک کرنے والے مشرک بہشت[2] میرا دیدار ہے اور دوزخ تمہارا نفس۔ کہتے ہیں کہ ہمیں میزان نظر نہیں آتی؟ کہہ دے قسم ہے مجھے اپنے مہربان پروردگار کی اسے صرف وہی دیکھ سکتے ہیں جنہیں خدا نے آنکھیں دی ہیں۔ کہتے ہیں ستارے ٹوٹ کر کب گرے؟ کہہ دے تب گرے جب قیوم ارض سر اور ناپل میں تھا۔"

(اہلحدیث ۲۶- اگست ۱۹۳۸ء بحوالہ بہائی میگزین بابت جولائی ۱۹۳۸ء)

اہلحدیث بہائیوں کی اس خیالی قیامت پر یہ سوال پیدا ہونا بدیہی امر ہے کہ شیخ بہاء اللہ اگر قیامت ہے تو دنیا فنا کیوں نہ ہو گئی۔ کیونکہ قیامت کے روز دنیا کا فنا ہو جانا مقدر ہے۔ جس کی خبر تمام الہامی نوشتوں (خصوصاً قرآن مجید) میں دی گئی ہے۔

اس سوال کے جواب میں بہائیوں نے بڑی ہوشیاری سے الٹا سوال مسلمانوں پر کر دیا ہے کہ قرآن سے قیامت

---

[1] قرآن مجید کی آیت الطامۃ الکبریٰ کی طرف اشارہ ہے۔ (اہلحدیث)

[2] بہشت دیدار ہے تو انہار جنت سے کیا مراد۔ جیل عکہ میں اشک باری؟ (اہلحدیث)

تمام چیزوں کے فنا ہونے کا ثبوت نہیں ملتا۔ اور بصورت ثانی قرآنی آیات میں تعارض پیدا ہوتا ہے۔

پس ان سب سوالوں کا جواب ہم قرآن مجید ہی سے دیتے ہیں (فوٹ) قرآن مجید میں دو مضمونوں پر جتنا زور دیا گیا ہے اتنا زور کسی تیسرے مضمون پر نہیں دیا گیا۔ ان میں سے ایک خدا کی توحید ہے۔ دوسرے قیامت کی حقیقت۔ قرآنی توحید سے مخالفین قرآن تو منکر تھے ہی اب قائلین قرآن بھی اعتقادی طور پر توحید سے منکر ہوتے جا رہے ہیں جتنی اقسام کے شرک کو قرآن مجید نے بڑے زور سے اٹھا دیا تھا آجکل کے مسلمان ان سب اقسام کی جڑیں مضبوط کر رہے ہیں۔ (فالی اللہ المشتکیٰ)

آج یہ آواز بھی ہمارے کانوں میں آ رہی ہے کہ قیامت کے بعد کلی فنا کا ذکر قرآن میں نہیں ہے۔

پس سائل صاحب کلی فنا کا ذکر قرآن مجید سے بغور سنیں بے شمار آیات میں سے چند آیات درج ذیل ہیں:-

(۱) كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ (پ ۲۷ - ع ۱۲)

زمین کی سب چیزیں فنا ہو جائیں گی صرف خدا کی ذات باقی رہے گی۔

(۲) يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْجِبَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّيْ نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَّا تَرٰى فِيْهَا عِوَجًا وَّلَآ اَمْتًا ۞ (پ ۱۶ - ع ۱۵)

یعنی قیامت کے روز پہاڑوں کو ریزہ ریزہ کر کے اڑا دیگا اور زمین چٹیل میدان ہو جائیگی جس میں اونچائی نیچائی کچھ نظر نہ آئے گی۔

(۳) وَاِنَّا لَجٰعِلُوْنَ مَا عَلَيْهَا صَعِيْدًا جُرُزًا ۞ (پ ۱۵ - ع ۱۳) جو کچھ زمین میں ہے ہم سب کو فنا کر کے زمین کو چٹیل میدان بنا دینگے۔

(۴) فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۞ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۞ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۞ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۞ وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا (پ ۲۹ - ع ۵)

جب صور میں ایک دفعہ پھونک دیا جائیگا اور زمین اور پہاڑ اٹھا کر ایکہی دفعہ توڑ مروڑ دیئے جائینگے۔ پس اس دن واقعہ ہونے والی (قیامت) واقع ہو جائے گی اور آسمان پھٹ جائیگا۔ اسدن وہ بڑا کمزور ثابت ہوگا۔

ان آیات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ایک وقت دنیا بالکل فنا ہو جائے گی۔ یہ قیامت کا پہلا حصہ ہے۔ دوسرا حصہ وہ ہے۔ جس کی بابت ارشاد ہے:-

(۱) ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى فَاِذَا هُمْ قِيَامٌ يَّنْظُرُوْنَ ۞ (پ ۲۴ - ع ۴)

پھر دوسرے نفخ کے بعد سب لوگ زندہ ہو کر کھڑے ہو جائینگے۔

(۲) وَاِذَا الْقُبُوْرُ بُعْثِرَتْ ۞ عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَاَخَّرَتْ (پ ۳۰ - ع ۷)

جب اہل قبور زندہ ہو کر اٹھیں گے تو اپنے اگلے پچھلے اعمال کو جان لیں گے۔

حاصل کلام | قیامت کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں دنیا بالکل فنا ہو جائے گی دوسرے میں حساب کتاب وغیرہ ہوگا۔ جب دو مختلف کاموں کا زمانہ الگ الگ ہو تو ان میں تناقض نہیں ہوتا۔ تناقض کے لئے وحدات ثمانیہ میں سے وحدت زمانہ بھی شرط ہے پھر اس کو تناقض کہنا ایک ایسی بات ہے جو آج سے پہلے کسی مولوی فاضل نے نہیں کہی ؎

بڑا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

قادیانی مشن

قادیانی قیامت

مدت سے ہمارا غیر متزلزل دعویٰ ہے کہ قادیانی تحریک ایرانی تحریک سے مستفیض ہے جسکو ہم نے رسالہ "بہاء اللہ اور میرزا" میں بالتفصیل ثابت کر کے دکھایا ہوا ہے۔ آج ہم اس دعوے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

جس طرح بہائیوں کا دعویٰ ہے کہ قیامت سے مراد خود شیخ بہاء اللہ ایرانی ہے اسی طرح قادیانیوں کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی قیامت ہیں۔ جسکی تفصیل یہ ہے کہ بڑے مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ "دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اور اسکے بعد فنا۔ لیکچر سیالکوٹ صفحہ" چھوٹے مرزا (خلیفہ قادیان) نے لکھا ہے کہ دنیا کے سات ہزاری دور کے خاتمہ پر مرزا صاحب آئے ہیں اور دوسرے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں جس طرح پہلے انبیاء کی ابتدائی نقطہ حضرت آدم تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنیوالے انبیاء کے نقطہ ہیں۔ (ضمیمہ الفضل ۸ جلد ۱۲ بقلم میاں محمود احمد صاحب)

اہلحدیث | نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی میں قیامت آچکی اور دوسری دنیا کا دور بھی شروع ہو گیا ہے حالانکہ حسب قول بڑے مرزا صاحب دنیا نہ فنا ہوئی نہ دوبارہ زندہ ہوئی بلکہ دنیا ویسے ہی چلتی رہی۔ جیسے دہلی سے گاڑی چلتی ہے تو ضلع میرٹھ میں آجاتی ہے سوال سے ضلع مظفر نگر ہوتی ہوئی ضلع سہارنپور کے حدود میں داخل ہو جاتی ہے۔ اسی طرح لاہور تک پہنچ جاتی ہے۔ کسی مسافر کو ان ضلعوں کی حدود کی ابتدا اور انتہا تک کا علم نہیں ہوتا۔ اسی طرح بقول خلیفہ قادیان مرزا صاحب دوسری دنیا کے آدم ہیں اور خلیفہ صاحب ان کے بیٹے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ دنیا گویا ابھی حضرت شیث کے زمانہ میں ہے۔ ان کے بعد حضرت نوح آئینگے اور طوفان لائینگے۔ پھر حضرت لوط آئینگے اور پتھر برسائینگے۔ (شاید قادیان پر) اسکے بعد عرصہ دراز تک حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ حتیٰ کہ سید الانبیاء حضرت

ملہ "بہائی میگزین" کا اڈیٹر مولوی فاضل ہے۔ اسی طرف اشارہ ہے۔ ۱۲ منہ

اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ

محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب ہاری باری تشریف لاتے رہیں گے

ناظرین کرام! یہ ہے ان جدید کلامیوں کا علم کلام جس پر ان دونوں گروہوں (بہائیوں اور قادیانیوں) کو ناز ہے۔ سچ ہے ؎

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں گویا نازو نزاکت والے

مصلح موعود

جماعت مرزائیہ میں بہت سے امور میں اختلاف پیدا ہو چکا ہے مثلاً مسئلہ نبوت۔ مسئلہ تکفیر مسئلہ امارت وغیرہ۔ اب جدید اختلاف یہ پیدا ہوا ہے کہ "مصلح موعود" کون ہے۔ بڑے مرزا صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ میرے بعد ایک مصلح موعود لڑکا پیدا ہوگا۔ اس موعود کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ مولوی عبد اللہ تیماپوری (دکن) کہتا ہے۔ مصلح موعود میں ہوں۔ شیخ غلام محمد لاہوری نے بہت سے ٹریکٹ شائع کئے کہ مرزا صاحب کا موعود میں ہوں۔ عام افراد مرزائیہ خلیفہ محمود احمد کو مصلح موعود کہتے ہیں۔ شیخ عبد الرحمٰن احمدی المعروف مصری (مؤرخ) نے ایک کتاب اس مضمون پر لکھی ہے جس کا نام "شان مصلح موعود" ہے۔ اس کتاب میں بڑی بسیط بحث کرکے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ میاں محمود احمد مصلح موعود نہیں ہے بلکہ مرزا صاحب کے اتباع سے پیدا ہوگا۔ کتاب اچھی خاصی ضخیم ہے۔ ۳۹۲ صفحات میں ختم ہوئی ہے۔

مرزا صاحب کی جن عبارات سے قادیانی جماعت میاں محمود کو مصلح موعود بتاتی ہے یا وہ خود بنتے ہیں ان عبارات کی تشریح کرتے ہوئے مصنف نے صاف لکھا ہے کہ خود مرزا صاحب سے بھی اس معاملہ میں غلطیاں سرزد ہوئی ہیں۔

یہ کتاب اس موضوع پر مفید ہے۔ قیمت بغرض اشاعت ۹ر ہے جو بہت کم رکھی گئی ہے۔

پتہ۔ شیخ نصیر احمد۔ قادیان محلہ مسجد مبارک پنجاب

قادیانی جماعت کی ایک بڑی اسلامی خدمت

؎ دیوانہ را ہوئے بس است

آج کل قادیان میں ایک تحریک شروع ہوئی ہے کہ اس مضمون (یسوع مسیح کی قبر کشمیر میں ہے) کے انگریزی زبان میں اشتہار چھپوا کر انگلستان وغیرہ ممالک میں شائع کئے جائیں۔ اس کا ثبوت ہم (قادیانیوں) سے پوچھتے ہیں۔ یہ لوگ یا تو خود سمجھتے نہیں یا دوسروں کو بے سمجھ جانتے ہیں۔ ان کو اس بات کا خیال نہیں ہے کہ یورپ کے سمجھدار لوگ جو ہمارے لٹریچر سے واقف ہونگے وہ فوراً کہہ دینگے کہ تمہارے مسیح موعود نے خود لکھا ہوا ہے کہ مسیح کی قبر جلیل (گلیل) میں ہے۔

(ازالہ اوہام۔ تقطیع خورد ص ۴۷۳ جلد اول)

تو پھر وہ کیا جواب دینگے۔ وہ اس سے نتیجہ نکال کر تمہارے سامنے رکھ دینگے کہ تمہارا مسیح موعود متضاد باتیں کرتا ہے اور یہ بھی کہتا ہے کہ متضاد باتیں کرنے والا جھوٹا ہوتا ہے۔ اس کا نتیجہ کیا؟

اگر گویم زبان سوزد

رئیس قادیان

مصنفہ مولوی ابوالقاسم صاحب رفیق دلاوری مصنف "ائمہ تلبیس"۔ فلیمنگ روڈ۔ لاہور

مرزا صاحب کی زندگی کے حالات ہم نے مستند حوالے دیکر ایک کتاب "تاریخ مرزا" میں جمع کر دیئے تھے۔ جو مختصر مؤرخانہ صورت میں ہے۔ کتاب زیر تبصرہ بہت بسیط کتاب ہے۔ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات اس میں مفصل مرقوم ہیں جو مصنف نے بڑی محنت سے جمع کئے ہیں۔ گو بعض جگہ مناظرے اور مجادلے سے بھی کام لیا ہے مگر مجموعی حیثیت سے کتاب اس موضوع پر جامع ہے۔

قیمت قسم اول عہ۔ قسم دوم سہ۔ ملنے کا پتہ (۱) مصنف مذکور۔ (۲) دفتر اہلحدیث امرتسر

ایک مبشر خواب

(مرسلہ شیخ عبد الرحمان صاحب از صدر بازار پشاور)

میرے دوست ملک غلام رسول قادیانی جال میں تقریباً پھنس ہی گئے تھے۔ ان کی امداد کرنے والا آپکا کلام یا تحریر جو اخبار "اہلحدیث" میں ہوتی ہے وہی ہے قادیانیوں نے ان کو مذبذب کر دیا تھا۔ اخبار مذکور انکو راہ راست پر لاتا تھا۔ آخر انہوں نے استخارہ کیا جو وہ بیان کرتے ہیں۔ تحریر ہے:۔

بیاس میں جو سڑک امرتسر کو آتی ہے اسکے دونوں طرف کثرت سے ہجوم ہے۔ مگر ننانوے ۹۹ فیصدی مسلم ہیں ایک سکھ بھی ہے۔ غلام رسول بھی اس سڑک پر جا نکلا دریافت کیا کہ لوگ اس قدر کیوں جمع ہیں۔ ایک معمر آدمی نے جواب دیا کہ محمد رسول اللہ کی سواری آرہی ہے میں بھی سڑک کی طرف متوجہ ہوگیا۔ مجھے فوراً خیال آیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی تو اس وقت نہیں ہے وہ بھی ہمراہ ہوگا۔ ادھر ادھر تلاش کیا مگر نہ ملا۔ آخر آپ کی سواری قریب آگئی۔ آپ کا رعب اس قدر تھا کہ کسی کو مجال نہ تھی کہ آنکھ اٹھا کر دیکھ سکے۔ آپ اعلیٰ درجے کے گھوڑے پر سوار تھے۔ جناب مولانا ابو الوفا ثناء اللہ صاحب[1] پیادہ گھوڑے کی باگ ڈور کو ہاتھ میں لئے ہوئے لوگوں کی طرف اشارہ کر رہے تھے۔ لوگو! یہ ہیں ہمارے نبی ہمارے رسول ہمارے آقا۔ بعض آدمیوں کو بلا کر ملاقات بھی کراتے۔ جب میرے نزدیک آئے تو مولانا نے رسول خدا سے میری سفارش کی۔ آپ نے مسکرا دیا۔ لوگوں کا ہجوم بہت بڑھ گیا۔ سواری آگے چلی گئی۔ پیچھے چند آدمی نظر آئے۔ ان میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک گول دائرہ بنا کر کھڑے تھے اس حال کو دیکھ کر گھبراہٹ میں مجھے جاگ آگئی۔ فقط۔

[1] اسی طرح کا خواب مولوی غلام رسول (رسل بابا صاحب مرحوم) امرتسری نے بھی دیکھا تھا۔ خدا کی رحمت سے امید ہے کہ ان خوابوں کو ہم دونوں (غلام رسول اور ثناء اللہ) کے حق میں بشارت حقیقیہ بنا دیگا۔ (اہلحدیث)

ahmadimuslim.de

بریلوی مشن

کیا سورہ یوسف میں عشق مجازی کی کہانی ہے

(از قلم مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری)

خدا ستیاناس کرے اندھی تقلید کا جو کچھ بھی سوجھنے نہیں دیتی۔ اپنی کھاد تقلید میں آ کر سیدھی اور صحیح بات کو انسان غلط کہہ دیتا ہے۔ اخبار "اہلحدیث" ۲۸ نومبر ۱۹۴۶ء میں ہمارے دوست مولوی عبدالعزیز کوٹلوی نے ایک واعظ کی وعظ کا ذکر کیا کہ واعظ (مولوی نور حسن سیالکوٹی) نے کوٹلی میں وعظ کہا اور دھوبی کے لڑکے کا قصہ بیان کیا کہ وہ شہزادی پر عاشق ہوا۔ عشق میں سرد آہیں بھرتا ہوا مر گیا۔ شہزادی کو پتہ چلا تو وہ قبر پر گئی۔ قبر پھٹ گئی اور معشوقہ عاشق سے جا ملی۔

یہ واقعہ بیان کر کے افسوس کیا کہ یہ واعظ عشق مجازی کی کہانیاں بیان کر کے سامعین کو کیا سکھانا چاہتے ہیں۔ اس پر خود واعظ مذکور تو خاموش رہے البتہ ان کا ایک چیلا ملک (آسمانی نہیں زمینی) عبدالعزیز بول اٹھا۔ یہ تناسب خوب ہے کہ تردید میں بھی عبدالعزیز ہیں اور تائید میں بھی عبدالعزیز۔ ہر دو عزیزوں کے بندوں میں ہم دخل نہ دیتے اگر ایک لچر قصہ کو صحیح کرنے کیلئے قرآن مجید کو پیش نہ کیا جاتا۔ چنانچہ ملک سیالکوٹی کی طرف سے اخبار "الفقیہ" میں حسب ذیل الفاظ چھپے ہیں!

تمہارے ہاں قرآن پڑھتے ہوئے اس سورت (یوسف) کو چھوڑ دیتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیا اس میں عشق مجازی کی کہانی نہیں ہے؟

بے ملکہ ملک صاحب! سنو اور غور سے سنو!

قرآن پاک ایسی لغویات سے پاک ہے۔ اس میں عشق کی تلقین نہیں، ترغیب نہیں نہ تحسین ہے۔ بلکہ تردید ہے۔ مگر ملک صاحب اپنے مولوی کی کورانہ تقلید میں ایسے کور ہوئے ہیں کہ قرآن مجید جیسی مقدس کتاب پر بھی ہاتھ صاف کر دیا۔ کہ جو کہانی ہمارے مولوی نے بیان کی ہے وہ قرآن میں ہے۔

لطیفہ | ایک کبڑی بڑھیا کو کسی نے پوچھا کہ تو کیا چاہتی ہے۔ تیری کبڑی کمر سیدھی ہو جائے یا تمام جہان تیرے جیسا کبڑا ہو جائے۔ کم عقل بڑھیا نے جواب دیا کہ جہان میرے جیسا کبڑا ہو جائے۔

ٹھیک اسی طرح یہ لوگ اپنے واعظین کی غلط روش کو سیدھا کرنا نہیں چاہتے۔ قرآن مجید کو ان کی روش کے مطابق مشہور کرتے ہیں۔ اناللہ!

ملک صاحب! اب بھی خدا سے ڈرو اور اپنے کلمات سے توبہ کرو۔ قرآن مجید کو عشق مجازی کی کہانی سے ملوث کرنا بہت بڑا کلمہ ہے۔ ہم ناصحانہ کہتے ہیں کہ فوراً رجوع کرو اور خدا سے معافی مانگو اور اعتقاد رکھو کہ قرآن مجید حکیمانہ کلام ہے۔ عشق مجازی مجنونانہ بڑ ہے۔ حکمت کی کلام کو جنون سے کیا واسطہ۔ فافہم و لا تکن من المجانین الغافلین۔

سلسلہ تبلیغ اہل حدیث

کے

معاونین و شائقین

حضرات! جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب کی بنیاد رکھنے سے غرض یہ تھی کہ جماعت اہل حدیث اپنے مرکز توحید و سنت پر قائم رہ کر عملی طور پر داعی الی الخیر ثابت ہو۔ کیونکہ آنحضرت نے حجۃ الوداع میں حاضرین کو فرمایا تھا:۔

اَلَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ (صحیح بخاری)

یعنی جو (اس وقت) حاضر ہیں وہ غائبوں کو (میرا سکھایا ہوا دین) پہنچا دیں۔"

لیکن زمانہ حال کی سیاسی تحریکیں کچھ ایسی طرح واقع ہوئی ہیں کہ مسلمان عام طور پر بجائے دین میں مضبوط ہونے کے دین سے بے پرواہ ہو رہے ہیں۔ اور بجائے متفق و منظم ہونے کے مختلف پارٹیوں میں منقسم ہو رہے ہیں

؎ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی

کا معاملہ ہو رہا ہے۔ جماعت اہل حدیث بھی زمانہ کے اس اثر سے محفوظ نہ رہ سکی۔ چنانچہ وہ بھی مختلف پارٹیوں (احراری، خاکساری، مسلم لیگی، اور کانگرسی) میں بطور ماتحت رعیت کے داخل ہو کر اپنا پرانا اور بنیادی اور امتیازی سبق **توحید و سنت** بھی بھول گئے۔ سیاسی جلسوں میں بینڈ باجے بج رہے ہیں، غیر اللہ کے نام کے نعرے لگ رہے ہیں۔ نمازیں ضائع ہو رہی ہیں اور افراد اہل حدیث نہایت جوش اور مسرت سے بدیں خیال رضاکارانہ خدمات بجا لا رہے ہیں کہ اس طریق سے ہم کو دہلی کا **تخت واپس مل جائیگا۔**

(۲) جماعت اہل حدیث کو ایسی حالت میں دیکھ کر مجھے تاسف ہوا اور جناب مولانا صاحب امرتسری سردار اہل حدیث (مد ظلہ) سے مشورہ کر کے اور خدا پر بھروسہ کر کے اس جمعیۃ کی بنیاد رکھ دی۔ پہلے پہل تبلیغی دورے کر کے طبائع کو ٹٹولا تو خدا کے فضل سے جماعت کو عام طور پر اپنے سبق پر عمل کرنے کے لئے مستعد پایا۔ گویا کہ وہ کسی

اثبات التوحید۔ قاضی فضل احمد لدھیانوی نے اپنی کتاب "انوار آفتاب صداقت" میں جماعت اہل حدیث کے اکابرین اور علماء دیوبند پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اسکے جواب میں قریباً تیس مختلف مسائل پر بحث کر کے قرآن و حدیث کے نصوص قطعیہ کی رو سے قاضی مذکور کے اعتراضات کا دندان شکن جواب دیا ہے۔ قیمت ۶؍ (منیجر اہلحدیث امرتسر)

ترجمان وہابیہ۔ جدید اڈیشن۔ مصنفہ نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم۔ اہل بدعت نے جماعت اہل حدیث کے متعلق سادہ اور کم علم حضرات میں مختلف قسم کے شکوک ڈال دیئے تھے۔ ان شکوک اور اعتراضات کا جواب ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۴؍
ملنے کا پتہ:۔ منیجر اہلحدیث امرتسر

جوابات نصاریٰ۔ ع۔ ... (۲۳۰) ...

ahmadimuslim.de

سمجھانے والے کے انتظار میں تھے۔ جب اسی طریق سے مختلف مقامات پر جمعیۃ کے جلسے ہوتے رہے۔ تو میرا حوصلہ قوی ہو گیا۔ والحمد للہ۔

(۳) اس کے بعد جناب مولانا صاحب مکرم کے مشورے سے قرار پایا کہ تقریری تبلیغ کے علاوہ تحریری تبلیغ کیلئے سردست ایک غیر موقت الشیوع ماہوار رسالہ جاری کیا جائے جس کے سلسلے میں تین نمبر اسوۂ حسنہ۔ فلسفہ ارکان اسلام اور توحید الٰہی اور مسنون زندگی۔ طبع کرا کر مفت تقسیم کئے گئے۔ الحمد للہ کہ یہ تینوں رسالے قوم میں بے حد مقبول ہوئے چونکہ جمعیۃ کے خزانہ میں علی التواتر مفت تقسیم کرنے کی گنجائش نہ تھی۔ اس لئے جناب مولانا صاحب کے مشورے سے برائے نام اس کی سالانہ قیمت ایک روپیہ مقرر کی گئی۔

ماہ شعبان میں (نمبرات ۴-۵-۶) بصورت رسالہ امام زماں یک جا نکالے گئے۔ جو اپنی نوعیت میں اردو زبان میں پہلا رسالہ ہونے کی وجہ سے بے حد مقبول ہوا اور نیک گمان رکھنے والے احباب کی طرف سے آفرین و احسنت کے خطوط آنے لگے۔ والحمد للہ علی ذلک۔

ماہ رمضان میں آنحضرت ؐ کا خطبہ رمضان چکنے کاغذ پر مختلف رنگوں سے چھاپ کر ہدیۂ ناظرین کیا گیا وہ بھی خدا کے فضل سے اپنی طرز میں نیا ہونے کی وجہ سے نہائت پسند کیا گیا۔

اب نمبرات (۷-۸-۹-۱۰) میں نہائت ضروری مضامین متعلق "مہدی منتظر اور مجدد دوراں" چھپ رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے یہ بھی اپنی صورت میں امتیازی نگاہ سے دیکھے جائیں گے۔ ناظرین دیکھیں گے کہ اردو زبان میں اب تک یہ مضامین اس طریق پر یک جا نہیں لکھے گئے۔ لیکن خزانہ کا یہ حال ہے کہ وہ ان موجودہ زیر طبع نمبروں کے خرچ کی ادائیگی سے قاصر ہے۔ ان کی کتابت و طباعت پر ایک کثیر رقم خرچ ہوتی ہے۔ ہر سہ رسالہ (امام زماں۔ مہدی منتظر۔ مجدد دوراں) ۱۱۲ صفحات پر ختم ہوئے ہیں۔ اور تینوں کا ٹائیٹل عمدہ کاغذ پر چھپا کر لگایا گیا ہے اور فہرست مضامین بھی مفصل دی گئی ہے۔ ان کی طباعت کا سارا خرچ ابھی تک دفتر جمعیۃ کے ذمہ ہے جس کے تحمل کی اس میں طاقت نہیں۔ لہٰذا اہل وسعت قدردان احباب سے امید ہے کہ جو تجویز میں نے اخبار "اہلحدیث" میں گذشتہ ایام میں قوم کے سامنے پیش کی تھی وہ اس پر عمل کریں گے۔ یعنی یہ کہ بلاد صاحبان بہت سال بھر تک تیس روپے ماہوار کا خرچ اپنے ذمہ لے لیں۔ انشاء اللہ اس تجویز سے رسالہ اپنے پاؤں پر کھڑا ہو جائیگا اور ہر خواہشمند صاحب کو بقیمت ایک روپیہ سالانہ پہنچ جایا کریگا۔ اور سلسلہ قائم رہے گا۔

تنبیہ:۔ اندازہ تیس روپے ماہوار کا لگایا گیا تھا لیکن واقعہ سے معلوم ہوا کہ خرچ ۲۵ روپے ہوتے ہیں تیس روپے والی تجویز پر اب تک صرف دو صاحبوں نے عمل کیا ہے:۔

(۱) میاں بدر الدین صاحب کشمیری از مقام تیجہ خرد ضلع گورداسپور۔ ۳۰

(۲) میاں اللہ دتا صاحب سوداگر چرم امرتسر ۲۵

یہ رقوم صرف دو ماہ کے لئے تھیں جو خرچ ہو چکیں مطبع کی باقی رقوم جو ابھی واجب الادا ہیں انکی ادائیگی اور آئندہ کے مصارف کی طرف قوم کے اہل ہمت احباب کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ بھی اپنے مذکورۃ الفوق دو بھائیوں کی طرح ایثار سے کام لیں۔

تبلیغ اہل حدیث کے ہر حامی کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس سلسلہ کو مضبوط کرنے کے لئے سالانہ خریدار بنانے میں کوشش کریں۔

(۵) سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔ جو گراں نہیں ہے۔ اور بہر حال پیشگی وصول ہونا لازم ہے۔ بغیر اس کے رسالہ جاری نہیں ہو سکتا۔ وی پی بھیجنا یا چند مدت بعد وصول کرنا تو کجا یہاں تو نمونہ بھیجنے کا بھی دستور نہیں ہے، لوگوں کی صورت معاملہ نے ایسے سلوک پر مجبور کر دیا ہے۔

(ب) اس سلسلہ کی اعانت کی ایک اور صورت بھی ہے کہ بعض اہل ہمت احباب بجائے ایک روپیہ سالانہ دینے کے تین روپے یا پانچ روپے یا ۱۲ روپے ماہوار ادا کریں۔ ان کو ان کی رقم کے حساب سے رسالوں کی اتنی ہی تعداد بھیجی جایا کریگی۔ سو وہ ان رسالوں کو اپنی مرضی کے مطابق مفت تقسیم کرتے رہیں۔ تاکہ اشاعت بھی عام ہو جائے اور سلسلہ کو بھی امداد پہنچے۔

(ج) "مہدی منتظر" اور "مجدد دوراں" والے نمبر جو چھپ رہے ہیں۔ طبع ہونے پر مستقل خریداروں کو جنکی قیمتیں وصول ہو چکی ہیں بغیر طلب کے خود بخود (انشاء اللہ) پہنچ جائیں گے۔

(د) ان جو مستقل خریدار نہیں اور رسالہ طبع ہونے پر ٹکٹ بھیج کر منگوایا کرتے ہیں اور وہ رسالہ "امام زماں" منگوا چکے ہیں۔ وہ خاص ان دو نو طبع رسالوں کے لئے موازی پانچ آنہ کے ٹکٹ ڈاکخانہ کے[1] لفافہ میں بند کر کے مولوی عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ کو امرتسر دفتر جمعیۃ ڈھاب کھٹیکاں میں بھیجا کریں۔ ان کو ان رسائل کے ساتھ سب کا جامع ٹائیٹل بھی بھیج دیا جائے گا۔

(ہ) ان کے علاوہ جو صاحب نئے سالانہ خریدار بننا چاہیں وہ بھی مبلغ ایک روپیہ بذریعہ منی آرڈر پتہ مذکورہ بالا پر بھیج دیں۔

(و) اور جنہوں نے ابھی رسالہ "امام زماں" نہیں منگوایا بلکہ وہ ہر سہ رسائل یک جا منگوانا چاہتے ہیں وہ عمر کے ٹکٹ لفافہ میں بند کر کے پتہ مذکورہ پر مولوی محمد عبد اللہ صاحب ثانی ناظم جمعیۃ کو بھیجدیں۔ وہاں سے انکو رسالے پہنچ جائینگے۔

(ی) دریافت طلب امر کے جواب کے لئے جوابی کارڈ یا لفافہ میں ار کے ٹکٹ لازم ہیں۔ ورنہ جواب نہ ملنے کی شکائت معاف۔

آپ کا صادق۔ **محمد ابراہیم میر سیالکوٹی**
صدر جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب

تفسیر واضح البیان۔ از مولانا ابراہیم سیالکوٹی۔ قرآن مجید کی تعلیم کا لب لباب بیان کیا ہے۔ قابل دید ہے بے جلد ۸؍ مجلد ۱۲؍ پتہ۔ منیجر اہلحدیث امرتسر۔

---

[1] بعض احباب ناواقفی کی وجہ سے رسیدی ٹکٹ بھیجدیتے ہیں وہ ایسا نہ کیا کریں۔ بلکہ خطوں میں ڈاک میں کام آنیوالے ٹکٹ بھیجا کریں۔

انقلاب زندہ باد

(از قلم شاکر صدیقی صاحب مقیم مرس۔ ضلع گیا)

اللہ اکبر۔ دنیا میں انقلاب برپا ہے۔ مگر آہ صد آہ کہ جو دنیا میں صد دگار انقلاب ہے اس کے نام لیوا بے حسی کی گھاٹیوں میں لڑھکتے جا رہے ہیں۔

آپ کہیں گے کہ تم غلط کہتے ہو، تمہاری باتیں تمہاری بدحواسی کا آئینہ ہیں۔ تم کس پر برس رہے ہو؟ کیا تمہاری مراد جماعت اہل حدیث سے ہے؟ تو سنو اور گوش ہوش سے سنو! جماعت اہل حدیث کی سینکڑوں انجمنیں قائم ہیں، جماعت اہل حدیث کے بیسوں آرگن ہیں، جماعت اہل حدیث کے سینکڑوں مدارس ہیں اور جماعت اہل حدیث میں ہزاروں علماء ہیں۔

ممکن ہے کہ ان تعداد و شمار کو پیش کر کے آپ مجھے مرعوب کرنا چاہیں، میری زبان پر مہر سکوت لگانے کی سعی کریں۔ مگر جناب والا آپ سے میرا ایک اور محض ایک سوال ہے کہ کیا اسلام کی ہمہ گیری کو یہ انجمنیں پیش کر رہی ہیں؟ کیا اسلامی وسعت کی اشاعت کے لئے ان آرگنوں کے صفحات وقف ہیں؟ کیا عام اسلامی مفاد کے لئے ان علماء کی تگ و دو ہے؟ اور واضح طور پر سنئے تو کیا جہاں کے مسلمانوں کو یہ بھی پتہ نہیں کہ ہم کیوں مسلمان کہے جاتے ہیں۔ وہاں اسلامی آواز پہنچانے کیلئے ان انجمنوں نے کوئی بھی موثر اقدام کیا؟ آپ فرمائیں گے تم عجیب محیر العقول آدمی ہو، کیا تمہارے سر اس کا ذمہ نہیں؟ تو جناب محترم معاف فرمائیگا۔ اولاً آپ کو یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ کام ایک فرد کا نہیں۔ دوسرے یہ کہ آپ میرے مافی الضمیر کو سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ ایک مرکز کے ماتحت منظم طور پر یہ کام ہونا چاہیئے۔ کوشش کیجئے، ہمت سے کام لیجئے۔ اپنی کانفرنس کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کیجئے۔ آپ کے دعاوی فرقہ بند۔ مسلمانوں سے کہیں زیادہ ہیں، آپ خالص و مخلص مسلمان ہیں۔ لہٰذا آپ پر ذمہ داریاں بھی زیادہ ہیں۔ آپ باہمی انجمنوں میں رہتے ہوئے بھی اپنے متحدہ پلیٹ فارم پر مجتمع رہیں کہ آج اسکی اشد ضرورت ہے۔ آپ کوشش کیجئے کہ مذہبی و سیاسی باگ ڈور آپ کے ہی ہاتھوں میں رہے۔ ہندوستان کے ہر ہر اسلامی چپہ چپہ پر آپ اسلامی آواز پہنچائیں۔

اے میرے جوان ہمت بزرگو اور اے میرے جوان سال بھائیو۔ تمہیں کسی بھی قانون بنانے کی ضرورت نہیں۔ تمہیں کسی بھی نصب العین کے انتخاب کی ضرورت نہیں۔ تمہیں کسی بھی غرض و مقصد سوچنے کی ضرورت نہیں کہ یہ سب امور اسلام نے طے کر کے تمہارے روبرو رکھ چھوڑے ہیں۔ تمہیں صرف حرکت کرنے اور مجسمۂ عمل بننے کی ضرورت ہے۔ اگر میری صدا پر لبیک کہو تو ایک مشورہ عرض کروں کہ ہندوستان کے ہر سہل الحصول علاقوں سے چوبیس چوبیس افراد منتخب کرو، جو جوان سال ہوں یا نہ ہوں، جوان ہمت ہوں۔ ہر فرد ملت اسلامیہ صحیح اور ٹھوس خدمت کے لئے سال میں پندرہ دن وقف کرے اور ان مقامات میں پہنچے جہاں نہ کوئی خالص اسلامی مبلغ جاتا ہے۔ مگر میری اتنی بات یاد رکھو کہ سب سے پہلے تم جماعتی نظام اور اپنی مرکزیت کو مضبوط سے مضبوط کر لو جو مشاہیر جماعت ہیں اُن کو اپنا مشیر کار بناؤ۔ اور وہ تمہیں جس نظم و نسق کے ساتھ چلائیں اُس طرح چلو۔

میں اپنی دردمندانہ آواز مندرجہ ذیل دردمندان اسلام کو پہنچاتا ہوں۔ کیونکہ اب مجھے اس کے کہنے کی ضرورت نہیں کہ گرما گرم تقریروں اور زوردار تحریروں کی ضرورت نہیں کہ اب یہ بات عام ہو رہی ہے۔ ہاں مجھے یہ کہنے کی ضرورت ہے کہ بھائیو! خدارا کچھ کام کرو۔ قوت عمل سے کوشش کرو۔

ہمارے مخاطبین کی فہرست

مولانا قمر صاحب بنارسی مولانا صوفی عبداللہ صاحب خانپوری۔ مولانا اسلم صاحب خانپوری۔ مولانا سید عبدالحفیظ صاحب سلفی گیاوی مولانا عبدالودود صاحب سلفی کھریاوی۔ مولانا عبداللہ صاحب شائق مئوی۔ مولانا سید عبدالرحیم صاحب رحمتی مولانا عطاء اللہ بشیر الدین صاحب ... مولانا حکیم محمد ... صاحب رنگوپوری۔ مولانا محمد اسحاق صاحب رنگوپوری خلف مولانا کفایت حسین صاحب مرحوم عظیم آبادی (آپ کا اسم گرامی مجھے یاد نہیں)۔ مولانا محمد زبیر صاحب ندوی کھریاوی۔ مولانا عبداللہ صاحب عقیل مئوی۔ مولانا سید شاہ احمد حبیب صاحب ندوی پھلواروی۔ مولانا شاہ محمد ہارون صاحب پھلواروی۔ مولانا زین العابدین صاحب ڈھاکوی۔

سردست میں اتنے ناموں پر ہی اکتفا کرتا ہوں۔

اخبار ہذا میں جن صاحب کی نظر ان اسماء پر پڑے اگر وہ ہمارے کسی مخاطب سے ملیں تو میرے مشورہ کا تذکرہ اُن سے ضرور کر دیں۔ ان مخاطبین میں سے کوئی ہے جو میری صدا پر لبیک کہے۔ ؎

دانی کہ چیست دولت دیدار یار دیدن
درکوئے او گدائی بر خسروی گزیدن

مدیر میں اپنے احباب کی ہمدردی اور جماعتی غمگساری کا قدردان ہوں۔ اس لئے واقعات گزشتہ انکے سامنے رکھتا ہوں۔ جن سے ثابت ہوگا کہ میں نے مرکزی نظام کے لئے کیا کیا کوششیں کیں۔

"ناظرین اہلحدیث" کو یاد ہوگا کہ اسی اخبار میں اہل حدیث کانفرنس کی تحریک کی جو خاص حضرات کی توجہ سے آرہ میں قائم ہوئی۔ اس کے بعد مولانا عبدالعزیز صاحب رحیم آبادی مرحوم کی سرکردگی اور مولانا سیالکوٹی کی ہمراہی میں بنگال، یوپی اور پنجاب کا دورہ کرتے ہوئے دہلی کو صدر مقام بنایا۔ اس کے بعد اس کانفرنس کی دھوم اور دھاک سارے ہندوستان میں پہنچی۔ کلکتہ، مدراس جیسے دور دراز مقامات میں جلسے ہوئے، واعظ رکھے گئے، رسائل کی تصنیف کا سلسلہ شروع ہوا۔ یہ مرکزی کام نہ تھا تو کیا تھا؟ اگر جماعت اہل حدیث مرکزی نظام کی دلدادہ ہوتی تو اس سلسلہ کو قوت پہنچاتی جس کا نتیجہ یہ ہوتا کہ آج یہی کانفرنس ہندوستان کے علاوہ دیگر ممالک میں توحید و سنت کی اشاعت کر سکتی۔ مگر کیوں نہ کی؟ اس کا جواب ایک اور صرف ایک ہے کہ امیان اہل حدیث کی سرد مہری باہمی رنجشیں، دینی یا دنیوی کشمکش کا وجود۔

(۲) علاوہ اس کے سیاسی اغراض کے لئے اہل حدیث لیگ کی تحریک بھی جو قائم بھی ہوئی۔ اور کارکنوں کے ہاتھ اس کی باگ ڈور دی گئی۔ اس کا حشر بھی کیا ہوا؟ عیاں را چہ بیاں۔

اسی اثناء میں اہل پنجاب کے اعیان اہل حدیث نے اپنی حسن ظنی سے خاکسار کو بمقام لاہور سردار منتخب کیا۔ تاکہ پنجابی جماعت کا شیرازہ بندھا رہے۔ اس کا انجام کیا ہوا؟ میں اپنے الفاظ میں نہیں بتاتا۔ ایک مخالف رائے اخبار سے بتاتا ہوں جس کے الفاظ یہ ہیں:-

مولوی ثناء اللہ بالاتفاق سردار مقرر ہوئے انہوں نے احکام جاری کئے۔ قوم نے بے فرمانی کی۔ (تنظیم یکم مئی ۱۹۳۳ء)

اس کے علاوہ بارہا تحریک کی کہ ہر بستی میں انجمن اہل حدیث قائم کریں۔ جواب میں بجز معدودے چند کے صدائے برنخاست۔ پھر تحریک کی کہ صوبہ وار انجمنیں بنائی جائیں مگر کامیابی نہ ہوئی۔

گذشتہ انتخاب پنجاب کے موقع پر "اہلحدیث" میں تحریک کی۔ جلسہ جمعیۃ تبلیغ میں اس کی تکمیل کرائی کہ جماعت اہل حدیث کا ایک انتخابی بورڈ بنایا جائے۔ چنانچہ بنایا گیا۔ اس نے کام بھی کیا۔ اس سے فراغت پا کر جن اصحاب کے ہاتھ میں یہ کام دیا گیا تھا میں نے ان کو بزور توجہ دلائی کہ اسی بورڈ کو اہل حدیث کی سیاسی انجمن (اہل حدیث لیگ) بنا دیا جائے۔ یہ آواز بھی صدا بصحرا ثابت ہوئی۔

یہ واقعات بتانے سے میری غرض یہ ہے کہ ہم محرکین خاموش نہیں ہیں۔ متحرکین میں خاص انجماد ہے کہ وہ حرکت قبول نہیں کرتے۔

میں نے اس کی تہ کو یوں پایا ہے کہ افراد اہل حدیث امور عامہ پڑھنے میں مشغول ہو گئے۔

یہ ایک طالب علمانہ اصطلاح ہے۔ معلوم تشریح یہ ہے کہ افراد اہل حدیث عام ملکی تحریکات مثل کانگریس یا عام اسلامی مثل خلافت، احرار یا مسلم لیگ وغیرہ میں مشغول ہو کر خالص توحید و سنت کی اشاعت سے غافل ہو گئے۔ اور ہو رہے ہیں۔ انا للہ!

اطلاع: آئندہ اپریل کی تو دہ تاریخ ۔۔۔ [illegible]

چوڑیاں (امرتسر سے ۱۹ میل) میں اہل حدیث کانفرنس کا جلسہ ہے۔ آپ اور دیگر ہمدردان شریک ہو کر اپنا درد دل سنائیے۔ اور اس کی ابتدا اس شعر سے کیجئے ؎

سنے جو نگے چمن میں سینکڑوں نالے ہزاروں کے
کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

شیعوں کے افسانے

(نمبر ۱۹)

(مرقومہ ملک ہدایت اللہ صاحب وزیر آبادی)

گذشتہ نمبر میں یہ عرض کیا گیا تھا کہ شیعوں کے امام مہدی جو غار سر من رائی میں قریبا گیارہ صد سال سے روپوش چلے آتے ہیں۔ جب صرف تین سو تیرہ [۳۱۳] شیعہ مؤمنین ان کے پاس جمع ہو جائیں گے تو حضرت امام صاحب سامرہ کے جزیرہ سرداب کے غار سر من رائی سے باہر تشریف شریف ضرور لے آئیں گے۔

اس وقت دنیا میں کتنے کروڑ شیعہ ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمیں اس کا صحیح علم نہیں۔ ہاں شیعوں کا اخبار درنجف سیالکوٹ اپنے سرورق پر ایک عرصے سے ہندوستان میں تین کروڑ شیعوں کا اعلان کرتا چلا آتا ہے اور ضرورت صرف تین صد تیرہ کی ہے۔ ہندوستان سے ہی اگر شیعان حیدر کرار سے صرف ایک کس فی لاکھ مؤمن نکل آئیگا تو تعداد قریبا پوری ہو جائے گی۔ اور یہ محال ہے کہ ایک لاکھ شیعوں میں سے ایک بھی مؤمن نہ ہو۔ تاہم احتیاطا ضروری ہے۔ ایسا نہ ہو کہ حضرت امام سے مل کر مایوس لوٹنا پڑے اس لئے بہتر یہ ہے کہ ایک کس کی بجائے ۲ کس فی لاکھ کا انتخاب کیا جائے۔ تاکہ حضرت امام منتخبہ اصحاب سے اگر سو دو سو کافر نکال بھی دیں تو بھی تین سو تیرہ سے کمی نہ ہو۔ پہلے گیارہ سو سال تو پہلے منہ چھپائے ہو چکے۔ اب کے اگر چوک گئے تو شاید گیارہ ہزار سال گزر جائیں۔ آدھر (شیعوں کے) رسول خدا بارہ اماموں کے دوبارہ دنیا میں آ کر ظالموں سے بدلہ لینے کے لئے بیتاب ہو رہے ہونگے۔ ادھر تین سو تیرہ کے تین تیرہ ہو رہے ہیں دریں حالت اگر ہم تمام ہندوستان کے شیعوں کو کہدیں کہ تین صد تیرہ مؤمنین انتخاب کرنے کی مصیبت سے ہی چھوٹ جائیں۔ جو بھی تین صد تیرہ پہلے آ جائیں وہی رجسٹرڈ مؤمنین ہو جائیں۔ ایسے رجسٹرڈ کہ ان کا ہر فرد (شیعوں کے) رسول خدا کے ہم مرتبہ ہو اور حضرت امام بجائے انتخاب کرنے کے خود ہی ہر ایک کی قدمبوسی اپنا شرف خیال کریں تو آپ خدا لگتی کہیں کہ ایسے نسخہ پر شیعہ مؤمنین جس قدر بھی ہمارے مشکور ہونگے کم نہ ہوگا؟ کہ حضرت امام کے سامنے بجائے مؤمنین پیش ہونے (شیعوں کے) اشرف الانبیاء پیش ہو رہے ہیں ؎

پھول ذرے کہکشاں تارِ شفق قوس و قزح
نذر لایا ہوں تیرے حسنِ فراواں کے لئے

اچھا تو نسخہ سنئے!

پہلے صلوٰۃ پڑھئے۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد (باآواز بلند)

گو ہم نمبر گیارہ میں یہ نسخہ مختصر طور پر درج کر چکے ہیں مگر شیعہ غریب کیا جانیں کہ اس مرض کے لئے یہ نسخہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اس عجیب و غریب نسخہ کو علامہ طبرسی نے مجمع البیان میں تحریر فرمایا ہے اور منہج الصادقین ۔۔۔ پر بھی ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔ سبحان اللہ!

"من تمتع مرۃ کان درجۃ کدرجۃ الحسین[1]

یعنی ایک بار متعہ کرنے سے درجہ امام حسین کا ملتا ہے۔ دو بار متعہ کرنے سے امام حسن کا اور تین بار متعہ کرنے سے درجہ جناب علی کا اور چار مرتبہ متعہ کرنے سے درجہ (شیعوں کے) رسول خدا کے برابر حاصل ہوتا ہے۔ اور ایک ۔۔۔ [illegible]

[1] متعہ کے بارے میں آئندہ مفصل ۔۔۔ [illegible] (اہلحدیث)

پھونکنے سے تمام گناہ انگلیوں کے پوروں سے نکل پڑتے ہیں اور غسل جنابت کے پانی کے قطرے سے اللہ تعالٰے فرشتے پیدا کرتا ہے جو اسکی تسبیح و تقدیس کہتے ہیں اور ثواب اس کا قیامت تک اس کو ملتا رہیگا۔"

لیجئے! نسخہ تیار ہے۔ صرف ایک صد چار شیعہ مؤمنات تین صد تیرہ شیعہ مؤمنین کو ایک ہی دن میں (شیعوں کے) رسول خدا کے ہم مرتبہ بنا دیتا ہے۔ اب ایک مؤمنہ کے ساتھ تین تین مؤمن باری باری روبہ کربلا معلٰی ہو کر چار چار بار اس مبارک وظیفہ کو گردانیں۔ بس یقین کیجئے کہ اب یہ سب چار صد سترہ ۴۱۷ اشخاص گویا کہ (شیعوں کے) رسول خدا کے برابر ہو گئے ہیں۔ اب یہ مرسلین مطہرین کا بزرگ و برتر گروہ غار سر من رای میں تشریف لے جائے بہتر یہی ہے کہ حضرات مرسلات بھی ساتھ تشریف مبارکہ لیجائیں تاکہ امام مہدی کو ان کے مراتب نبوت اور رسالت میں اگر کچھ بھی شک ہو تو وظیفہ کا ایک پاکیزہ اور مبارک دور اُن کے سامنے بھی فوراً دوہرایا جائے۔ لیجئے یہ جانے والے حضرات اس وظیفہ مبارک کے دوہرانے سے اب ان کا رتبہ (شیعوں کے) رسول خدا سے بھی گویا دگنا ہو گیا۔ شک و شبہ کی گنجائش نہیں؟ لاحول و لا! بھئی حساب کر کے دیکھ لو! ؏

ہر کہ شک آرد کافر گردد

جیسا کہ گذشتہ نمبر میں بحوالہ رسالہ رجعت اور جلاء العیون عرض کیا گیا ہے۔ ان سب حضرات کا اجتماع کوفہ شریف میں ہوگا اور وہاں مظلوم و مقہور حسین کے مظفر منصور جھنڈے کے نیچے ہندوستان پر دھاوا بول دیا جائیگا۔ سب سے پہلے ایران آئیگا جو کہ پہلے ہی شیعہ مؤمنین کا ہے۔ اس لئے وہاں تو کسی کافر کو مؤمن بنانے یا قتل کرنے کی ضرورت پیش نہ آئیگی۔ البتہ افغانستان اور سرحد میں بہت سے سنی کافروں اور ہندو کافروں کو مؤمن بنایا جائیگا یا قتل کیا جائیگا۔ اب پنجاب کی باری آئیگی۔ جناب ایڈیٹر صاحب اخبار ذوالفقار سیالکوٹ کا جذبۂ ایمان ہی مستغنی ہے کہ وہ مع اہل و عیال کے مرسلین مطہرین مذکور الصدر میں ضرور شامل ہونگے۔ وہ اخس

غریب کے حال زار پر جو ان کی آئے دن عنایات رہتی چلی آتی ہیں ضرور محرک ہونگی کہ وہ سب سے اول وزیرآباد میں وہابیوں کے سیکرٹری ہدایت اللہ کی تلاش کریں۔ اور ذوالفقار حیدری کھینچ کر ایک نعرۂ حیدری لگائیں اور پھر رعد کی طرح گرج کر کہیں! اوے وہابی بول! تو ان پنج ارکان ایمان کو مانتا ہے کہ نہیں؟

(۱) دین کا $\frac{9}{10}$ حصہ تقیہ[1] میں ہے۔ (اصول کافی)

(۲) رونے۔ عون عون کرنے۔ منہ بسوڑنے اور سینہ کوبی کرنے سے نجات ابدی حاصل ہوتی ہے۔ (جلاء العیون)

(۳) درود پڑھنے سے مخالفین اہل بیت کو برا کہنا زیادہ ثواب رکھتا ہے۔ (اصول کافی)

(۴) چار بار متعہ کرنے سے انسان اشرف الانبیاء کے ہم مرتبہ ہو جاتا ہے۔ (منہج الصادقین)

(۵) وطی فی الدبر کرنا بالکل جائز اور حلال ہے۔ (فروع کافی)

؎ جامۂ احرام پر داغ مئے گلرنگ دیکھ
گوشہ گیر خانقاہ کی شوربازاری نہ پوچھ

بھئی! کیا کریں! عمل کرتے ہیں تو ایمان جاتا ہے اور نہ کرتے ہیں تو جان جاتی ہے تو کیا ہم بھی شیعہ مؤمنین کی طرح نہ کریں کہ جان بھی بچ جائے اور ثواب کا بھی انبار لگ جائے۔ ہینگ لگے نہ پھٹکڑی۔ رنگ بھی خوب آئے۔ مگر فوراً ہی حضرت امام حسین علیہ السلام سامنے آجاتے ہیں کہ سنو! تقیہ بازی ناجائز ہے۔ دیکھو میں نے اس مردود (تقیہ) کو کس طرح جنگ کربلا میں قتل کر کے دفن کر دیا مگر جاہل لوگ اب بھی اس مدفون کا نام تقیہ شاہ کا روضہ رکھ کر پوجتے چلے جائیں تو اس میں میرا یا اسلام کا کیا قصور؟ ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا خرد کا جنوں
جو چاہے تیرا حسن کرشمہ ساز کرے

(باقی آئندہ)

وید اور اس کے تراجم اور تفاسیر

(از پنڈت) مقصود حسن صاحب چترویدی متوطن رڑکی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

رگ وید کے متفرق ترجمے

رگ وید کا بہترین انگریزی ترجمہ پروفیسر ولسن نے غدر ہندوستان کے زمانہ میں کیا تھا جو چھ جلدوں میں لندن سے شائع ہوا ہے۔ پہلی چار جلدیں خود ولسن صاحب کی ترجمہ کی ہیں اور ان کے انتقال کے بعد پانچویں جلد پروفیسر کوول نے اور چھٹی جلد مسٹر ویبٹر نے پوری کی ہیں۔ اس ترجمہ کی بڑی خوبی یہ ہے کہ لفظاً بلفظ ساین آچاریہ کی تفسیر سے ماخوذ ہے اور سر مو اوس سے تجاوز نہیں کیا گیا ہے۔ غرض کہ یہ نہایت خوب اور مستند ترجمہ ہے۔ مسٹر گرفتھ انہیں پروفیسر ولسن کے شاگرد تھے لیکن گرفتھ صاحب نے اپنے ترجمہ میں کہیں کہیں اپنے ذوق علم پر بھی بھروسہ کیا ہے۔ اس لئے اون کا ترجمہ اتنا مستند نہیں سمجھا جاسکتا جتنا ولسن صاحب کا ہے۔

ولسن صاحب کے ایک دوسرے مشہور شاگرد پروفیسر میکس مولر نے بھی رگ وید کے کچھ گیتوں کا ترجمہ تین جلدوں میں کیا ہے۔ مسٹر میکس مولر یورپ کے سنسکرت دانوں میں سب سے زیادہ مشہور و معروف ہیں۔ انہوں نے اپنے اہتمام سے کتابوں کا ایک سلسلہ پچاس جلدوں میں شائع کیا ہے۔ یہ سلسلہ

Sacred Books of the East

یعنی مشرق کی کتب مقدسہ کے نام سے مشہور ہے۔ میکس مولر صاحب نے صرف ان گیتوں کا ترجمہ کیا ہے جو مروتوں یعنی ہوا کے دیوتاؤں کی تعریف میں ہیں اور سلسلہ مذکور کی ۳۲ ویں اور ۴۶ ویں اور ۴۸ ویں جلد ہو کر شائع ہوا ہے

رگ وید کی ایک تفسیر سوامی دیانند سرسوتی بانی آریہ سماج نے کی تھی۔ جو نو جلدوں میں ویدک یترالیہ اجمیر

(۲۷۰) ویدار ... مرزا دیوک پھوپ۔ مظفر گڑھ ... صاحب۔ ... (آثار ...)

[1] تقیہ کے معنی ہیں ظاہر کا باطن کے خلاف ہونا۔

ahmadimuslim.de

شائع ہوئی ہے۔ وہ بھی ناکمل ہے۔ یعنی اس میں صرف سات منڈلوں کی تفسیر ہے۔ پہلا منڈل پہلی تین جلدوں میں آیا ہے اور باقی چھ جلدوں میں سے ہر ایک ایک جلد میں ہے۔ ان کے علاوہ اس تفسیر کا ایک مقدمہ رگ وید آدی بھاشیہ بھومکا کے نام سے چھپا ہے۔ یہ تفسیر سوامی جی نے سنسکرت میں لکھی تھی اور دیگر پنڈتوں نے اس میں ہندی ترجمہ بھی کر کے شامل کر دیا ہے۔ بھومکا جس میں اصول تفسیر وغیرہ پر بحث ہے۔ اردو میں بھی چھپ چکی ہے۔

سوامی دیانند جی کے ترجمہ کی اصل غرض و غایت ہندوؤں کو عیسائی یا مسلمان ہونے سے روکنا تھا۔ اس لئے انہوں نے منتروں کی تاویلات بعیدہ کر کے ویدوں کو مظاہر پرستی کے الزام سے بری کرنا چاہا ہے اس کے علاوہ ویدوں کے جو حصص جانوروں کی قربانیوں کے متعلق تھے یا جو حصص پایہ اخلاق سے گرے ہوئے تھے اون کی بھی تاویلات سوامی جی نے کی ہیں۔ بس یہی سوامی جی کا کارنامہ ہے۔ اس سے سوامی جی اپنے اصلی مقصد میں یعنی ہندوؤں کو ہندو دھرم چھوڑنے سے روکنے میں تو خود ایک حد تک کامیاب ہوئے۔ لیکن ویدوں کے دامن سے داغ دھبے دور کرنے میں بھی وہ کامیاب ہوئے؟ اسی میں کلام ہے۔

ہندوؤں میں جوں جوں ویدوں کا علم پھیلتا جا رہا ہے۔ سوامی جی کے ترجمہ کی حقیقت ان پر کھلتی جا رہی ہے اور نئے نئے ترجمے سماج میں ہوتے جا رہے ہیں۔ ہماری یہ رائے شاید مذہبی جذبات پر مبنی سمجھی جائے۔ اس لئے ہم جوالاپور گروکل (کالج) کے پرنسپل پنڈت نردیو جی شاستری کی رائے پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنی کتاب آریہ سماج کے اتہاس میں یوں لکھتے ہیں:۔

"سوامی جی کا ترجمہ وید صرف لوگوں کو دکھانے کے لئے لکھا گیا ہے اور محض وقت کا راگ گایا ہے۔ سائن آچاریہ قدیم مترجم وید کے ترجمہ کے مقابلہ میں اس کی کوئی حقیقت نہیں"

سوامی جی کے نامکمل ترجمہ کو ایک فاضل پنڈت اور جی

جی لاہوری نے جن کا ابھی دو تین برس ہوئے انتقال ہوا ہے۔ پورا کرنے کی کوشش کی تھی۔ چنانچہ آپ کے ترجمہ کے آٹھویں اور نویں منڈل کو وید بھاشیہ کاریالیہ بنارس سٹی نے شائع کیا ہے۔ مگر دسویں منڈل کا ترجمہ آریہ منی صاحب نے بھی نہیں کیا۔ سنا ہے کہ دسویں منڈل کا ترجمہ پنڈت مہادیو پرشاد نے کیا ہے۔ جو لکھیم پور میں چھپا تھا۔ لیکن میری نظر سے نہیں گزرا۔ واللہ اعلم!

رگ وید کا مکمل ترجمہ بنگالی زبان میں بھی ہو چکا ہے مترجم مشہور سیاست دان بابو رمیش چندر دت ہیں۔

راؤ بہادر شنکر پانڈورنگ پنڈت نے رگ وید کا ترجمہ انگریزی اور مرہٹی میں کیا تھا جو ویدارتھ تین वेदार्थयत्न کے نام سے چھپا ہے۔ مگر مکمل نہیں ہے۔ صرف تین منڈلوں کا ہے۔ مرہٹی کا مکمل ترجمہ پنڈت سدھیشور شاستری نے کیا ہے۔

ایک ہندی ترجمہ رگ وید کا شرتی بودھ کے نام سے چھپا تھا۔ یہ غالباً پہلے ہی منڈل کا ترجمہ ہے۔ اسکو میں نے بھارتی بھون لائبریری الہ آباد میں دیکھا تھا۔

رگ وید کے پہلے منڈل کا ایک نہایت عمدہ ہندی ترجمہ اور تفسیر رائے صاحب پنڈت شیوناتھ آہت اگنی نے کیا ہے۔ جس کو ڈاکٹر ہرش چندر جی۔ ایچ۔ ڈی برلن نے ویدک جیون آشرم ڈیرہ دون سے شائع کیا ہے۔ مگر اس کی قیمت بہت زیادہ یعنی بیس روپیہ ہے۔

پنڈت درگا پرشاد اڈیٹر ہاربنجر Harbinger لاہور نے ایک کتاب

Vedas made easy (or) a literal translation of the Four Vedas.

کے نام سے شائع کرنی شروع کی تھی۔ نام سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید چاروں ویدوں کا انگریزی ترجمہ ہو گا مگر میں نے اس کی صرف دو ہی جلدیں دیکھی ہیں جن میں رگ وید کے پہلے منڈل کا انگریزی ترجمہ ہے۔ یہ ترجمہ سوامی دیانند جی کی تفسیر سے ماخوذ ہے۔

رگ وید کے پہلے اشٹک کا ایک اردو ترجمہ بھی ہوا ہے جس کے مترجم تاتیا ماسٹر رام چندر جی ہیں۔

اور جو شاید لاہور میں ایک عرصہ ہوا چھپا تھا۔ پنڈت لیکھرام کے قول کے مطابق یہ ترجمہ ولسن صاحب کے ترجمہ سے ماخوذ تھا۔

چند سال ہوئے ویدک پستک مالا کرشن گڑھ سلطان گنج بھاگل پور سے ایک ہندی ترجمہ رگ وید کا شائع ہونا شروع ہوا تھا اور اب تک غالباً پورا چھپ چکا ہو گا۔ اس کے مترجمین پنڈت رام گوبند ترویدی ویدانت شاستری اور پنڈت گوری ناتھ جھا ویاکرن تیرتھ ہیں۔ مترجمین نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ اون کا ترجمہ بالکل سائن کی تفسیر کے مطابق ہے۔

رگ وید کی ایک اچھی تفسیر آج کل کلکتہ میں چار زبانوں یعنی سنسکرت، ہندی، بنگلہ اور انگریزی میں نہایت اہتمام سے چھپ رہی ہے۔ ترجمہ سائن آچاریہ ہی کے مطابق کیا گیا ہے۔ لیکن سوامی دیانند وغیرہ دیگر مفسرین کی رائیں بھی لکھ دی گئی ہیں۔ جس اہتمام سے یہ تفسیر چھپ رہی ہے اسکے پیش نظر غالباً کئی سال میں چھپ کر طیار ہو سکے گی۔

رگ وید کے متعلق دونوں برہمن گرنتھوں یعنی ایتریہ برہمن اور کوشتکی برہمن کا انگریزی ترجمہ ایک جلد میں موجودہ زمانہ کے مشہور ترین فاضل سنسکرت اور ماہر سیاست پروفیسر اے بی کیتھ نے کیا ہے۔ ان سے پہلے ایتریہ برہمن کا انگریزی ترجمہ مارٹن ہاگ صاحب نے کیا تھا۔ جو اولاً بمبئی میں طبع ہوا تھا۔ اور حال ہی میں الہ آباد کے پاننی آفس نے اہل ہنود کی کتب مقدسہ Sacred Books of the Hindus کے سلسلہ میں شائع کر دیا ہے۔

ایتریہ آرنیک اور کوشتکی برہمن اپنشد کا ترجمہ پروفیسر میکس مولر نے بھی کیا ہے جو ان کے سلسلہ کتب مقدسہ مشرقیہ کی پہلی جلد میں شامل ہے۔ (باقی)

ویدارتھ پرکاش عرف ویدک تہذیب۔ مصنفہ پنڈت آتمانند صاحب۔ ویدوں کی دلائل نقلیہ و عقلیہ سے تردید کی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ہے ملنے کا پتہ :- منیجر احمدیت امرتسر

ahmadimuslim.de

اسلامی یگانگت

(مرقومہ مولوی نور محمد صاحب میانوی)

عرب کا وہ مقدس ہادی جس کی صدا صرف عرب ہی کے بادیہ نشینوں اور غسان و یمن کے تاجداروں کے لئے نہ تھی۔ جب مبعوث ہوا تو سب سے پہلے اس آفتاب رسالت اور شمیم نکہت نے اپنے مواعظ و خطب اور اپنی نصیحتوں اور فیض بخشیوں کے لئے وطن و مرز بوم کے امتیازات کو اٹھایا۔ اس نے سب سے پہلے مختص المقام قومیت اور مسقط الراس کی بنائی ہوئی زنجیروں کو کاٹا یہاں تک کہ اس نے جو آواز بلند کی وہ چین و عرب میں یکساں تھی۔ مکہ اور ہندوستان میں برابر تھی اور عین اسی وقت مغرب اقصیٰ میں سینکڑوں روحیں تھیں جو بے تابانہ اس کی تبلیغ و ہدایت پر مفتون و فریفتہ تھیں اویس قرنی افریقہ کی سرزمین میں والہانہ دوڑتے تھے اور تھک کر بیٹھ جاتے تھے تا آنکہ امتحان محبت نے منزل مقصود کا اس وقت پتہ دیا جب پاؤں چلنے سے جواب دے چکے تھے۔ اور دل بھی قطع مراحل کر کے محبوب سے ملنے کی مسرتوں کے قابل نہ رہا تھا۔ عاشق اکثر جدائی کے صدموں میں آتش بجاں ہو جایا کرتا ہے۔ مگر اس عاشق شفتہ جگر کا مقام اس سے بلند تھا اور فراق و وصل اسکے لئے ایسے الفاظ تھے جن کے دنیا میں کوئی معنے نہیں۔ تاہم عشق حقیقی کی یہ پہلی منزل تھی۔ عاشق و معشوق و عشق ہرسہ یکے است اینجا۔

ابوذر غفاری وطن سے بے وطن ہوئے۔ بلال نے حبش چھوڑا۔ اور صہیب روم قید خانہ سے دوڑ پڑے کوئی شک نہیں کہ ہدائے اسلام نے زبان و رنگ کے اختلافات و تباین کو بھی تسلیم کیا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ اختلاف اسود و ابیض یہ افتراق عرب و عجم قائم کئے ہوئے خاندانی تفرقوں اور انسان کے بنائے ہوئے جغرافیہ کے پہاڑوں کی بلند و بالا چوٹیوں اور زمین کے ٹکڑوں پر دلالت نہیں کرتا۔ بلکہ رنگ و زبان کے اختلاف میں وطن و مرز بوم کے اختلاف میں ایک الہٰی [illegible] اگرچہ تم [illegible] کے رہنے والے ہو اور اگرچہ تم چین و تاتار کے بسنے والے ہو۔ اگرچہ تم ہندوستان اور فلپائن کے رہنے والے ہو۔ اگرچہ تمہارے وطن مصر و قسطنطنیہ میں لیکن تم سب کی اصلیت ایک ہے۔ تم سب کا مرکز اتحاد ایک ہے اور ایک ہی تمہارا پروردگار بھی ہے۔ ان ھذہ امتکم امۃ واحدۃ و انا ربکم فاتقون۔

کوئی شک نہیں کہ تم سب آپس میں ایک ہو اور خدا کی زمین پر بسنے والی کل آبادی بھی ایک ہی مخلوق ہے اور اس لئے ہم بھی تمہارے ایک ہی پروردگار ہیں۔

دنیا کے تمام رشتے ٹوٹ سکتے ہیں۔ جبر و ظلم، دغا و فریب سے قائم کی ہوئی تمام قاہرانہ حکومتیں مٹ سکتی ہیں۔ مگر کسی طرح بھی یہ الٰہی رشتہ نہیں ٹوٹ سکتا۔ یا ایھا الناس انا خلقنا کم من ذکر و انثی وجعلنا کم شعوبا و قبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم۔ لیکن کیا آپ کو معلوم ہے کہ ملک و وطن کے امتیازات کو کیوں مٹایا گیا۔ ہاں شائد آپ نے کبھی اس مسئلہ پر غور نہ کیا ہو۔ لیکن یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ زمین اور اس کے دور دراز گوشوں کے بنائے ہوئے حلقوں کو مٹا کر اور خود فروشی کی باہمی اختلاف و نزاعات کی ڈالی ہوئی زنجیروں کو کاٹ کر خون اور وحدت نوعی و جنسی پیمان وفا کو باندھنا اور روٹھے ہوئے دلوں کو منا کر ہمیشہ کے لئے جکڑ رہنا محض اس لئے تھا کہ جس طرح مخلوق کو پالنے والا ایک ہی خالق اور مالک امصار کی آبادیوں کا ایک ہی رب العلمین ہے۔ اسی طرح دعوت الٰہی کا آخری آفتاب آسمان رسالت کا نیر درخشاں اور خدا کی زمین کو صدائے تکبیر سے یکسر گونج بنا دینے والا فارقلیط بھی رحمۃ للعالمین ہو ـــــــ پس جب بے شمار ستاروں کی زندگیاں ختم کر دینے کے بعد اس آخری آفتاب تبلیغ و ہدایت نے طلوع کیا تو تاریکی شکست کھا کر سرنگوں تھی اور سراج منیر کی ضیا باریوں نے روشنی کی حکومت و فرمان روائی کا اعلان کر دیا تھا۔ یہ آفتاب شریعت وہ آفتاب روحانی تھا جس کی طرف اشارہ ہے۔

[illegible] وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا۔

یعنی اے پیغمبر اسلام! ہم نے آپ کو دنیا کے سامنے حق کی گواہی دینے والا انسانی سعادتوں کی نوید سنانے والا، اللہ کے بندوں کو اس کی طرف بلانے والا اور سب سے زیادہ یہ کہ کائنات کی تاریکیوں کو مٹانے کے لئے نورانی مشعل اور روشن چراغ بنا کر بھیجا۔

پس یہ سراج منیر جب روشن کی گئی اور یہ آفتاب روحانی چمکا تو اس کی چمک اور ضیا باریوں میں کوئی افتراق نہ تھا بلکہ مشرق و مغرب، جنوب و شمال سب اس کے لئے یکساں تھے۔

آپ نے دیکھا ہوگا کہ پھول جب کملا جاتے ہیں چہروں پر جب مردنی چھا جاتی ہے اور زمین بھی پیاس کی شدت سے بے قرار ہو جاتی ہے تو آسمان پر ساون بھادوں کی کالی کالی گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ تا آنکہ بارش شروع ہو جاتی ہے۔ اور جب وہ برستی ہے تو اس وقت کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ وہ باغ و چمن اور گل و گلزار کو ڈھونڈے۔ پھر یہ زمینوں کی قابلیت ہے کہ کسی سے اچھی پیداوار ہوتی ہے اور کوئی گھاس بھی پیدا نہیں کر سکتی۔ بعینہٖ یہی حال عالم روحانی اور دنیائے قلوب کا ہے۔ اور اسلام کی تاریخ بھی اسی توفیق و قابلیت کی ایک نمائش گاہ ہے۔ زیادہ والسلام خیر الختام۔

رحمۃ للعالمین

مصنفہ

پیغمبر برحق، نبی آخر الزمان، سرور کائنات حضرت محمد احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی مستند سیرت طیبہ۔ یہ وہ مشہور کتاب ہے جو جملہ اسلامی فرقوں میں مقبول و پسند کی جاتی ہے۔ جس کی شہرت ہندوستان میں ہی نہیں بلکہ بیرون ہند کے اسلامی ممالک میں بھی ہے۔ طرز بیان نہایت اعلیٰ اور دلکش ہے۔ عاشقان شمع محمدیہ کو چاہئے کہ اسے منگوا کر پڑھیں۔ کتابت طباعت اور کاغذ اعلےٰ و نفیس ہے۔ قیمت جلد اول [illegible] روپیہ جلد دوم [illegible] ۔ جلد سوم [illegible] محصول ڈاک علیحدہ۔
ملنے کا پتہ :- مینیجر اہلحدیث امرتسر

فتاویٰ

تعاقب بر جواب سوال ۴۲ جلد ۳۶

جناب نے جو قول صحابی تحریر فرمایا ہے۔ بعض صحابہ کا قول ہے کہ ایک وقت آئیگا کہ دوزخ میں کوئی نہ ہوگا۔ با ادب گذارش ہے کہ قول کیا حقیقت رکھتا ہے بمقابلہ آیت کے۔ چنانچہ فرمایا وَ مَا هُمْ بِخَارِجِيْنَ مِنَ النَّارِ۔ فرمان خدائی نے مدت غیر میعاد بیان کی ہے لہذا جواب غیر صواب ہے۔ فافہم

(از جانب جماعت اہل حدیث صدر الدین نگر ضلع بجنور)

اہلحدیث اہل حدیث میں سے جو حضرات تفسیر صحابی کو حکم مرفوع میں مانتے ہیں وہ آپ سے متفق نہ ہونگے ان کے لئے تو ضرور رجعت ہوگی۔ فافہم وتدبر

س ۵۳ سیدوں کو فطرہ دینا جائز ہے یا نہیں

(سید عبد الرؤف شاہ۔ پانڈا کوڑا)

ج ۵۳ سیدوں کے لئے صدقہ جائز نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ انها لا تحل لمحمد و لا لآل محمد صلی اللہ علیہ و سلم صدقہ محمد اور آل محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے حلال نہیں۔ اللہ اعلم!

س ۵۴ زید نے بکر کی ماں کا دودھ مدت کے اندر پیا۔ تو کیا بکر زید کی ماں کا محرم ہو سکتا ہے اور بکر کے بہن۔ بھائی خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے زید کے کون کونسے رشتہ داروں کے محرم ہو سکتے ہیں

(سائل مذکور)

ج ۵۴ مدت سے مراد مدت رضاعت ہے تو زید نے بکر کی ماں کا دودھ دو سال کے اندر پیا ہے تو بکر کی ماں زید کی دودھ ماں ہے اور اسکی تمام اولاد زید کے بہن بھائی ہیں۔ زید کے سوا اسکے دیگر رشتہ داروں سے یہ تعلق قائم نہ ہوگا۔ مثلاً زید کا دادا زید کی دودھ ماں کا محرم نہیں اور زید کا کوئی دوسرا بھائی بھی زید کی اس دودھ ماں کا بیٹا نہیں ہوگا۔ یہ حکم صرف زید کیلئے ہے جس نے دودھ پیا ہے۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ سائل کی مراد مدت سے مدت رضاعت ہے۔

س ۵۵ ایک شخص نے اپنی بیوی کے سینہ کا پیار جوش محبت سے کیا۔ ابھی اسکے اولاد نہیں ہوئی اور نہ دودھ آتا ہے۔ اور اس نے اسکی چھاتی کو بھی منہ سے چوسا۔ جس سے عورت جوش شہوت سے بیتاب ہوگئی، اور مرد اس سے واصل ہوگیا۔ تو کیا یہ درست ہو سکتا ہے۔ عورت کا نکاح فسخ تو نہیں ہوا۔ اور کیا مرد عورت کا رشتہ قائم رہے گا؟

(سائل مذکور)

ج ۵۵ صورت مسئولہ میں یہ نکاح فسخ نہ ہوگا۔ اللہ اعلم!

س ۵۶ ایک آدمی صاحب توفیق بغیر کپڑے پہنے نماز پڑھتا ہے۔ حالانکہ اس کے پاس اس کی قمیص یا کرتہ موجود ہو۔ اس کے متعلق کیا حکم ہے۔ اس کی نماز ہو جائیگی یا نہیں۔

(ایک مسلمان)

ج ۵۶ صحیح مسنون طریقہ نماز کا وہی ہے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالدوام ثابت ہوا ہے۔ یعنی بدن پر کپڑے اور سر ڈھکا ہوا۔ پگڑی سے ہو یا ٹوپی سے۔ اقل درجہ یہ ہے کہ ستر عورت کا حصہ سینے پیٹھ اور کندھوں کا ڈھکا ہو۔ یہ جواز کا درجہ ہے مسنون طریقہ وہی ہے جو اوپر ذکر ہوا ہے۔ اللہ اعلم!

س ۵۷ حضرت عمر فاروق نے اپنے فرزند ابو شحمہ کو شراب نوشی پر جو حد لگائی ہے۔ یہ واقعہ صحیح ہے یا نہیں؟

(حافظ عبد الرزاق۔ رائیونڈ۔)

ج ۵۷ یہ واقعہ صحیح نہیں ہے۔ ملا علی قاری موضوعات میں لکھتے ہیں:۔

حديث ابى شحمة ولد عمر رضى الله عنه وزناه واقامة عمر عليه الحد وموته بطوله لا يصح بل وضعه القصاص والذى ورد ما روى ان عبد الرحمن الاوسط من الاولاد عمر و يكنى ابا شحمة كان غازيا بمصر فشرب نبيذا فجاء الى ابن العاص وقال اقم على الحد فامتنع فقال انى اخبر ابى اذا قدمت عليه فضرب به الحد فى داره فكتب اليه عمر يلومه فقال الا فعلت به ما تفعل بالمسلمين فلما قدم على عمر ضربه واتفق ان مرض فمات۔

یعنی ابو شحمہ کا لمبا قصہ اس کا زنا کرنا اور خلیفہ ثانی کا حد قائم کرنا اور اس کا مرجانا وغیرہ صحیح نہیں۔ یہ واعظوں نے وضع کر لیا ہے۔ واقعہ صرف یہ ہے کہ وہ غازی تھا اس نے نبیذ (بھیگی ہوئی کھجوروں کا رس) پی لیا۔ پھر وہ عمرو بن العاص (حاکم) کے پاس آیا کہ مجھ پر حد لگاؤ وہ رکا۔ اس نے کہا کہ میں اپنے ابا (خلیفہ) سے مل کر شکایت کرونگا۔ پھر گھر کی چار دیواری میں حد قائم کی گئی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اطلاع پاتے ہی ابن العاص کو تنبیہ کی اور بیٹے کو مارا۔ پھر وہ اتفاقیہ بیمار ہوگیا اور مر گیا۔

بس یہ اصل واقعہ ہے اور بس۔ واللہ اعلم!

(۲ر داخل غریب فنڈ)

ضروری اطلاع جملہ ناظرین کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ہر سوال کے جواب کے لئے کم از کم دو پیسے کا ٹکٹ برائے غریب فنڈ بھیجا کریں۔ اگر ٹکٹ نہ بھیجے گئے۔ تو سوال کے درج نہ ہونے پر شکوہ شکایت نہ سنا جائیگا

نوٹ:- غریب فنڈ سے غریب اشخاص کے نام اخبار جاری کیا جاتا ہے جس کا حساب اخبار "اہلحدیث" میں شائع ہوتا رہتا ہے۔

(نائب مفتی)

قرآن مجید محشی مولانا حمید اللہ صاحب میرٹھی کا ایک نسخہ میرے پاس موجود ہے اپنی مفلسی کی وجہ سے ضروریات خانگی تک مجبور ہوں اگر کوئی صاحب اسے قیمتاً خرید نا چاہیں تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔ لد جہ نظا محمد ابراہیم صاحب مرحوم محلہ منہاراں قصبہ بادری نانٹہ ضلع سرگودہا۔

خداوندا بارش برسا امسال پنجاب میں بارش کی قلت سے فصل بہت کم بوئے گئے ہیں۔ اگر بارش ہو جائے تو فصل مفید ثابت ہوگی ابھی تک بارش نہیں ہوئی۔ یہ ہماری بد اعمالیوں کی سزا ہے جملہ ناظرین سے التماس ہے کہ بدرگاہ رب رحیم دعا کریں کہ خدا ہمارے گناہ معاف کرے اور باران رحمت دے

almadinamuslim.de

متفرقات

اخبار اہلحدیث کی اشاعت میں پھر کمی پیدا ہو رہی ہے۔ احباب کرام کا فرض ہے کہ اپنے اس دیرینہ تبلیغی آرگن کو تقویت پہنچائیں۔

پھر وی پی واپس ۳۰۔ دسمبر کا پرچہ جن خریداروں کو وی پی بھیجا گیا تھا۔ ان میں سے کئی وی پی واپس آگئے ہیں۔ بعض اصحاب نے تو بعد میں معذرتی خطوط لکھے مگر بعض بالکل خاموش ہیں۔ اس لئے ہر پرچہ میں یاددہانی کرائی جاتی ہے کہ قیمت ختم ہونے کی اطلاع ملتے ہی قیمت اخبار بھیجدیا کریں۔ اگر خریداری سے بالکل انکار ہو تو بھی دفتر کو مطلع کر دیا کریں۔ مگر افسوس ہے کہ بعض حضرات اس پر عمل نہ کر کے دفتر کو خواہ مخواہ نقصان پہنچاتے ہیں۔

استفسار ناظرین اخبار اہلحدیث میں سے کوئی صاحب مطلع کریں کہ موجودہ طبی رسائل میں سے وہ کونسا ایسا مفید طبی رسالہ ہے۔ جس کا مسلک اس حدیث پر ہو۔ خیر الناس انفعہم للناس (ترجمہ) سب لوگوں سے بھلا وہ ہے جو سب سے بڑھ کر نفع رساں ہو۔
(ماسٹر محمد حسین از سیالکوٹ)

ضرورت ملازمت میں امتحان سینئر کیمبرج میں انگریزی کمپوزیشن، حلب، اردو۔ فارسی میں کریڈٹ یافتہ ہوں۔ اہل حدیث ہو جانے کی وجہ سے لوگ سخت مخالف ہیں موجودہ سلسلہ منقطع ہونے والا ہے۔ روزگار کی تلاش ہے۔ جن صاحب سے ہو سکے تلاش روزگار میں مدد دے کر عند اللہ ماجور ہوں۔ پتہ میرا یہ ہے (عبد الرحمٰن اہلحدیث ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام۔ ڈاکخانہ جھنجھنوں ضلع جے پور۔

مطلع فرمائیں (۱) کیا شہر کلکتہ سے کوئی روزنامہ اہل حدیث جاری ہے یا کوئی رسالہ کسی اہل حدیث کی زیر ادارت شائع ہوتا ہے؟ (۲) کیا نواب محسن الملک مرحوم کی کتاب "عمل بالحدیث" کا دوسرا حصہ شائع ہوا ہے؟ اگر ہے تو کیا نام ہے اور کس جگہ ملتا ہے؟ راقم

منشی صفدر خاں گوندل۔ مدرس مدرسہ کھمانی۔ ڈاکخانہ کھمالہ سنگھاں ضلع گجرات۔

دعا فرمائیں میرا لڑکا دو ماہ سے ایک عجیب بیماری میں مبتلا ہے۔ کوئی صاحب لقوہ کوئی فالج بتاتے ہیں کمر سے نیچے کا حصہ بے حس ہے کسی کسی وقت پاؤں پر تشنج کا دورہ ہو جاتا ہے۔ ایک حکیم صاحب کا علاج جاری ہے۔ ناظرین سے عموماً اور حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی و دیگر حضرات کرام سے خصوصاً درخواست ہے کہ اس بچے کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد عبد المغنی موضع راجورا۔ ڈاکخانہ ریام فیکٹری۔ ضلع دربھنگہ)

ناظرین کو خوشخبری

مباحثہ

تقلید شخصی

چھپ گیا

رسالہ مذکورہ کی بابت جن احباب کی فرمائشات دفتر میں آئی ہوئی ہیں۔ وہ تو مندرجہ ذیل سطور کے مطالعہ سے قبل ہی اسے ملاحظہ کر چکے ہونگے۔ دیگر احباب بھی بکثرت منگوا کر مفت تقسیم کریں۔ صرف ۶ پائی برائے امداد اشاعت فنڈ اور ۹ پائی برائے محصول ڈاک آنا ضروری ہے۔ اس لئے جلد طلب کرلیں ورنہ ختم ہو جانے پر پھر نہ مل سکیگا۔ (منیجر دفتر اہلحدیث امرتسر)

اہل حدیث حضرات

عید اضحیٰ کے موقعہ پر

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کیلئے

عید آنہ فنڈ

یاد رکھیں

ضرورت ملازمت میرا ایک دوست درس نظامی کو احسن طریقہ پر پڑھا سکتا ہے صرف و نحو، منطق، فلسفہ علم کلام، تفسیر، حدیث وغیرہ اور مدرسہ مرکزیہ گوجرانوالہ کا فارغ التحصیل ہے۔ اگر کسی جگہ مدرس کی ضرورت ہو تو پتہ ذیل سے خط و کتابت کریں۔ (ابراہیم ساکن کوٹلہ ڈاکخانہ عالم پور۔ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور)

تازہ بشارت رسائل ثلاثہ (امام زماں۔ مہدی منتظر مجدد دوراں) یک جا مع عمدہ اور رنگین ٹائیٹل کے طبع ہو چکے ہیں۔ قادیانی امامت، مہدویت و مجددیت کے ابطال میں اپنی طرز کی پہلی کتاب ہے۔ رسالہ تبلیغ اہلحدیث کے مستقل خریداروں کو حسب رسالہ میں مفت بغیر طلب کے بھیج جائیگی۔ لیکن جن کو امام زماں والا مضمون سابقاً پہنچ چکا ہے۔ ان کو صرف دوسرے دو مضمون (مہدی منتظر اور مجدد دوراں) مع ٹائیٹل کے پہنچیں گے۔ اور نئے متفرق خریداروں کو بقیمت ۲ ملیگی۔ شائقین ٹکٹ بھیجکر طلب کرلیں۔ مگر ٹکٹ رسیدی نہ ہوں۔

ملنے کا پتہ:- (مولوی) محمد عبد اللہ ناظم جمعیۃ تبلیغ اہل حدیث پنجاب۔ محلہ ڈھاب کھٹیکاں مقام امرتسر

رسالہ نور توحید کے کچھ نسخے مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ہاں باقی رہ گئے ہیں۔ جن اصحاب کو ضرورت ہو ۹ پائی فی نسخہ کے حساب سے ڈاک خانہ کے ٹکٹ بھیجکر مولانا محمد ابراہیم صاحب محلہ میانہ پورہ شہر سیالکوٹ سے طلب کریں۔

کیا داخلے واپس کئے جائیں غریب فنڈ سے سائلین اپنے داخلے بھیجکر اخبار جاری نہ ہونے کی شکایت کرتے رہتے ہیں۔ ادھر فنڈ کی حالت ناگفتہ بہ ہے عرصہ سے کوئی امدادی رقم وصول نہیں ہوئی۔ اسلئے آئندہ وصولی داخلہ کا سلسلہ بند کر دیا گیا ہے۔ اگر آمد کا یہی حال رہا تو وصول شدہ داخلے بھی واپس کر دینے میں دفتر مجبور و معذور ہوگا۔

سائلین بھی نوٹ کرلیں دفتر ہذا میں کوئی ایسا فنڈ نہیں ہے جس سے اخبار مفت جاری کیا جا سکے۔ یا غریب فنڈ کی کمی پوری کی جا سکے۔ اسلئے اگر اخبار جاری ہونے میں دیر ہو جائے تو اس میں دفتر کا کوئی قصور نہیں

دعائے کامیابی خاکسار عنقریب ایک امتحان دینے والا ہے۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ میری

ahmadimuslim.de

ملکی مطلع

امرتسر کی سڑکوں کی درستی

قابل توجہ

اگزکٹو افسر صاحب امرتسر

اخباروں میں یہ خبر گشت کر رہی ہے کہ امرتسر کی میونسپل کمیٹی نے سڑکوں کی اصلاح کے لئے حکومت پنجاب سے ۶ لاکھ روپیہ قرض لیا ہے۔ یہ خبر سُن کر ہمیں خوشی ہوئی کہ شہر کی حالت کچھ بہتر ہو جائے گی۔ ساتھ ہی اسکے پہلے قرض کا واقعہ ہمارے سامنے آگیا جو شہر کے برساتی نالے کے لئے لیا گیا تھا جس پر سوا چار لاکھ روپیہ خرچ ہُوا تھا۔ اس کا جو حشر ہُوا وہ پبلک کے سامنے ہے کہ بجائے آرام دینے کے تکلیف کا موجب بن رہا ہے۔ اس کے متعلق ہم آج سے پہلے بہت دفعہ لکھ چکے ہیں۔ اس لئے اس جگہ ہم اس سے درگزر کرتے ہیں۔ نئی سکیم کے متعلق ہم خاص اپنے بازار کا حال اگزکٹو افسر صاحب کے سامنے پیش کر کے ان کو توجہ دلاتے ہیں۔

ہمارے بازار کٹڑہ بھائی سنت سنگھ میں آجکل دو بڑی تکلیفیں پیش آ رہی ہیں۔ ایک یہ کہ کٹڑہ سفید کے چوک (استھان بھیروں) میں جگہ اتنی تنگ ہے کہ عموماً راستہ رُکا رہتا ہے۔ بازار کی دونو طرفوں سے تانگے اور سامان سے لدی ہوئی بڑی بڑی گاڑیاں آمنے سامنے آجاتی ہیں۔ جن کے باعث بوڑھے بچے عورتیں بلکہ جوان تک بھی نہیں چل سکتے۔ اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ اس چوک کو کچھ کھلا کر دیا جائے۔ اس کی صورت کیا ہو گی؟ اس کا جواب دینا انجینیر صاحب کا کام ہے۔ اگزکٹو افسر صاحب اور انجینیر صاحب اگر کبھی تشریف لائیں۔ اور مناسب سمجھیں تو ہمیں بھی شورہ میں شریک کریں تب ہم انشاءاللہ اپنے خیالات بالتفصیل ظاہر کرینگے۔

دوسری تکلیف یہ ہے کہ جب سے کٹڑہ بھائی میں نیا دروازہ نکلا ہے۔ تانگوں اور گاڑیوں کی آمد و رفت اس راستے بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ بازار تنگ ہے دکانداروں نے بھی بازار کا کچھ حصہ روکا ہُوا ہے اگر دونوں طرف سے تانگے اور گاڑیاں بالمقابل آجائیں تو بڑی دقت کا سامنا ہوتا ہے۔

اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ کمیٹی سب سے پہلے بازار کی دو طرفہ نالیوں پر لوہے کے پنجرے ڈلوا دے ایسا کرنے سے قریباً تین چار فٹ راستہ کھل جائیگا اس کے علاوہ ہال بازار کی طرح ٹریفک کا انتظام بھی یوں ہونا چاہیئے کہ تانگوں کے آنے جانے کا راستہ الگ الگ مقرر کر دیا جائے۔ یہ کام خود کمیٹی کرے یا گورنمنٹ سے کرائے۔ اس کی آسان صورت یہ ہے کہ شہر سے باہر جانے والے تانگے ڈھاب کھٹیکاں سے گزرا کریں اور باہر سے آنے والے نئے دروازے کی جانب سے آیا کریں۔ یا جیسا مناسب ہو۔

اس گذارش کے بعد ہم آیندہ بھی کمیٹی کو کچھ توجہ دلائینگے۔ تاکہ ہمارا چھ لاکھ سودی روپیہ پہلے کی طرح ضائع نہ ہو جائے۔

پنجاب اسمبلی

ہمیں کیا سکھاتی ہے

شیخ سعدی کا قول "الناس علیٰ دین ملوکھم" (لوگ اپنے اعیان حکومت کی روش کو پسند کیا کرتے ہیں) اگر صحیح ہے تو پنجاب اسمبلی کے ممبران کی روش کو دیکھ کر ہمیں یہ خطرہ لاحق ہوتا ہے کہ ہمارا ملک باہمی جنگ و جدال کے سبب دارالحرب نہ بن جائے۔ پنجاب اسمبلی کے ممبران آپس میں جس رواداری اور مروّت کا سلوک کرتے ہیں۔ اس کا کچھ نمونہ ہم اخبار "پرتاپ" سے نقل کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں:۔

"لاہور ۱۸ جنوری۔ آج پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کا ایک پُر شور اور پُر جوش اجلاس ہوا۔ کارروائی کے شروع ہی سے وزارتی بنچوں اور اپوزیشن میں جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ سوالات کے دوران میں ڈپٹی سپیکر نے دیوان چمن لال کو ایک ضمنی سوال کرنے سے روک دیا۔ جس پر دیوان صاحب اور ڈاکٹر گوپی چند کی اُن سے خوب جھڑپ ہوئی مارکیٹنگ بل پر بحث کے دوران میں دیوان چمن لال اور ڈپٹی سپیکر میں اور پھر دیوان صاحب اور سر چھوٹو رام میں خوب جھڑپ ہوئی۔ چودہری چھوٹو رام کے چند ریمارکس پر اپوزیشن کی طرف سے زبردست پروٹسٹ کیا گیا۔ جس پر چودہری کرشن گوپال دت نے کہا کہ جو کچھ یہ کہتے ہیں انہیں کہہ لینے دو۔ سردار سوہن سنگھ جوش کی کیا ن پکول لاہور میں پولیس رپورٹر اور چند کنسٹبل تعینات کئے جانے کے خلاف پروٹسٹ کے طور پر تحریک التوا پر پُر جوش تقریریں ہوئیں۔ سردار صاحب اور چودھری کرشن گوپال دت کی تقریروں کے بعد سر سکندر حیات خان نے تقریر کی۔ اسکے بعد بحث کو بند کرنے کا وزارتی بنچوں کی طرف سے مطالبہ کیا گیا۔ اور ڈپٹی سپیکر نے یہ معاملہ ہاؤس کے سامنے رکھا۔ دیوان چمن لال نے اعتراض کیا اور اس اعتراض میں ڈاکٹر نارنگ بھی شامل ہو ان دونوں نے کہا کہ اگر ڈپٹی سپیکر صاحب بحث کو اپوزیشن کو تقریر کرنے کے لئے موقعہ دیئے بغیر بند کرانے لگے ہیں تو یہ سخت ناانصافی ہے۔ ڈپٹی سپیکر نے اس اعتراض کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ جس پر دیوان چمن لال نے کہا کہ آپ جانبدار ہیں اور خریدے گئے ہیں۔ اور تمام اپوزیشن ممبر واک آوٹ کر گئے۔ ہاؤس سے باہر جاتے ہوئے کانگرسی ممبروں نے شرم شرم کے نعرے بلند کئے۔ کانگرسی ممبروں کے بعد ہاؤس بیں بے رونق سی ہو گئی"

(پرتاپ لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء صفحہ ۴)

اہلحدیث: اس قسم کی کشمکش اگر انگلستان میں ہوتی تو کچھ زیادہ مضرت رساں نہ تھی۔ کیونکہ وہاں کے لوگ باوجود اختلاف رائے اپنے ملک کی خیر خواہی پر سب متفق

بجز ہندوستان جیسے غلام ملک میں اس کا نتیجہ بھیانک نظر آرہا ہے جس کا ادنیٰ کرشمہ یہ ہے کہ اعیان حکومت کی توجہ باہمی نزاع کے باعث ان خرابیوں کی طرف نہیں ہو سکتی جو ملک کو تباہ کر رہی ہیں مثلاً ڈکیتیوں اور چوریوں کی کثرت سے یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ ڈاکو ریل گاڑی کے مسافروں کو مع سامان کے گاڑی سے باہر پھینک دیتے ہیں اور مال لے کر بھاگ جاتے ہیں۔ پھر ان کا کوئی سراغ نہیں ملتا

اس ہفتے کی خاص خبر یہ ہے کہ ۱۳۔ جنوری کو لاہور جیسے آباد شہر میں (جو پنجاب کا دار الحکومت ہے) دن دہاڑے یہ واقعہ پیش آیا کہ ایک عورت جو سودا خریدنے کے لئے بٹوہ کھول رہی تھی۔ ایک من چلا نوجوان اس کے ہاتھ سے بٹوہ چھین کر بھاگ گیا۔ اہل بازار کے شور مچانے پر پکڑا تو گیا۔ مگر واقعہ کی نزاکت دیکھئے کہ لاہور جیسے پُر رونق شہر میں بھی دن دہاڑے ایسی واردات ہو جاتی ہیں۔

لاہور کے بعد امرتسر کا نمبر ہے۔ جہاں آئے دن چوریاں ہوتی ہیں۔ مگر کوئی پتہ نہیں چلتا۔ ہم تو اسکی وجہ یہی سمجھتے ہیں کہ ارکان حکومت کو باہمی نزاع سے فرصت ہی نہیں، کہ ایسے امور کی طرف متوجہ ہوں۔ ایک دماغ ایک ہی کام کر سکتا ہے۔ کئی کام نہیں کر سکتا۔ ابھی تو ابتدائے عشق ہے۔ ع

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

کیا مارچ میں جنگ عظیم شروع ہو جائیگی

ہمارے ملک کے بیکار لوگ بیکاری سے ایسے تنگ آگئے ہیں کہ جنگ کی خبر سنتے ہی ان کے کان کھڑے ہو جاتے ہیں۔ خدا جانے اپنے دل بہلاوے کیلئے یورپ کے لوگ بھی بے پر کی اڑا دیتے ہیں۔ چنانچہ اس ہفتے یہ خبر بڑے زور سے آئی ہے کہ لندن اور پیرس کے امریکن سفیروں نے کہا ہے کہ عالمگیر جنگ آئندہ موسم بہار (مارچ) میں شروع ہو جائیگی۔ جنگ کا آغاز اٹلی یا جرمنی کے جارحانہ اقدام سے ہوگا۔

گورنمنٹ برطانیہ کی وزارت عظمیٰ دل سے کوشاں ہے کہ جنگ رُک جائے۔ کیونکہ جنگ میں سراسر بربادی ہے۔ اس لئے وزیر اعظم برطانیہ پہلے جرمنی کے آمر مطلق (ہر ہٹلر) سے ملے اور کچھ دے دلا کر ان سے صفائی کر لی۔ حال ہی میں آپ اٹلی کے آمر مطلق (مسولینی) سے ملے ہیں۔ اس ملاقات کا نتیجہ جو اخبارات میں شائع ہوا ہے وہ حوصلہ شکن ہے۔ ہم یورپ کی سیاسیات جاننے کے دعویدار نہیں ہیں۔ ہاں اتنا جانتے ہیں کہ یورپ کی سیاست کی مثال یہ ہے کہ "پانی کا سیلاب آئے اور زمین کا کوئی حصہ اس کو روکنے کے لئے اونچا کر دیا جائے تو رک سکتا ہے ورنہ سیلاب نیچی جگہ جانے سے نہیں رُکتا بلکہ اسکو ضرور گھیر لیتا ہے۔"

یہی مثال یورپین سیاسیات کی ہے۔ کہ ایک حکومت نے سر اٹھایا اور دوسری نے صلح کے لئے سر جھکا دیا۔ تو اس نے سمجھا کہ یہ کمزور ہے۔ اسی لئے سر جھکاتی ہے اس سے بہتر موقع پھر نہیں ملیگا۔ ابھی جو کچھ کرنا ہے کر لو۔ وہ کمزور کے سر پر چڑھ جاتی ہے۔ اگر وہ بھی مقابلہ میں کھڑی ہو جائے۔ اور شیخ سعدی کا یہ مصرع

اگر جنگ خواہی نہ باشد درنگ

اپنا معمول بنالے تو حملہ آور کا حوصلہ پست ہو جائے اور وہ پیش قدمی کرنے سے رُک جائے۔

یہی کیفیت آج یورپ میں ہو رہی ہے۔ جیسے جیسے ان دو نو جنگجو طاقتوں (جرمنی اور اٹلی) سے امن پسندی اور صلح جوئی کی بابت کہا جاتا ہے وہ مزید غراتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مطالبات آئے دن بڑھتے جا رہے ہیں۔ اور کمال لطافت دیکھئے کہ ابھی تک انہوں نے گورنمنٹ برطانیہ سے کھلے لفظوں میں کوئی مطالبہ نہیں کیا۔ لیکن ان کے پروگرام میں سب کچھ ہے۔ جس کو حکومت برطانیہ بھی خوب سمجھتی ہے۔ اسی لئے وہ اسی تگ و دو میں مصروف ہے کہ کسی طرح جنگ ٹل جائے۔ لیکن یہ دو نو حکومتیں یورپین سیاست کے ماتحت اس سے بڑے نتائج اخذ کرتی ہیں۔

دیکھئے موسم بہار (ماہ مارچ) کیسے گزرتا ہے

اور اہل حدیث کانفرنس کا آئندہ جلسہ (فتح گڑھ چوڑیاں ضلع گورداسپور میں) جنگ سے پہلے ہوتا ہے یا جنگ کے دوران میں۔

وَأَنَّا لَا نَدْرِي أَشَرٌّ أُرِيدَ بِمَنْ فِي الْأَرْضِ أَمْ أَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا

ہریجنوں میں تحریک امداد باہمی

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

پنجاب کے ہریجنوں میں تحریک امداد باہمی نے جو ترقی حاصل کی ہے اس کا مطالعہ نہایت ہی دلچسپ ثابت ہوگا۔ حال ہی میں محکمانہ طور پر اس بارہ میں جو جائزہ لیا گیا اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ صوبہ میں ایسی ۳۸۳ انجمن ہائے امداد باہمی ہیں جو صرف ہریجن ممبروں پر مشتمل ہیں۔ ان انجمنوں کا مجموعی سرمایہ ۴۱۷۱۵۳ روپیہ ہے اور ان کے ممبروں کی کل تعداد دس ہزار سے بھی زیادہ ہے۔ ان کی قرضہ کے متعلق امداد باہمی کی انجمنوں کی تعداد ۳۱۹ ہے جن کے ۷۷۲۷ ممبر ہیں۔ انکا مجموعی سرمایہ قریباً ۳½ لاکھ روپیہ ہے۔ صنعتی انجمنوں کی تعداد ۳۲ ہے۔ جن کے ۵۳۶ ممبر ہیں اور سرمایہ ۱۸۰۹ روپیہ ہے۔ جبری تعلیم کی صرف تین انجمنیں ہیں لیکن ان کے ممبروں کی تعداد ۵۰۰ تک پہنچ چکی ہے اور انکا مجموعی سرمایہ ۱۵۴۴ روپیہ ہے۔ ۱۴ انجمنوں نے اپنے ممبروں کیلئے مختلف قسم کا سامان کا خوراک وغیرہ مہیا کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ ان کے ممبروں کی تعداد ۱۱۶۹۔ اور سرمایہ ۲۱۳۸۶ روپیہ ہے۔ ایک کواپریٹو سوسائٹی کی یہ صورت ہے کہ وہاں بالغوں کو تعلیم دی جاتی ہے۔ باقی سوسائٹیوں کا یہ مقصد ہے کہ طرز رہائش اور کاشتکاری کے طریقوں کو بہتر بنایا جائے —— یہ امر یاد رہے کہ ہریجنوں کو دوسری عام کواپریٹو سوسائٹیوں میں نہایت آزادی کے ساتھ ممبر بنایا جاتا ہے۔ ایسے ہریجنوں کی تعداد کا اندازہ لگانا ممکن نہیں تھا جو ان انجمنوں کے ذریعہ اپنی مدد آپ کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن لازمی طور پر یہ تعداد بھی کافی ہوگی۔ (لاہور ۹۔ جنوری ۱۹۳۹ء)

[illegible] (۲۳۶) [illegible]

ahmadimuslim.de

شمالی ہندوستان

۲۳/

میں کتب خانہ رشیدیہ ہی واحد کتب خانہ ہے۔ جس میں مصر، استنبول، بیروت، شام کے علاوہ ہندوستان کے ہر خطہ کی اردو، عربی، فارسی مطبوعات کا عظیم ترین ذخیرہ ہے۔ تجربہ شرط ہے۔

نمونۃً چند کتب کی تخفیف شدہ قیمتیں درج ذیل ہیں :-

تفسیر ابن کثیر کامل عربی طبع مصر	عہ	زرقانی شرح مواہب اللدنیہ	۱۲
زاد المعاد ابن قیم سفید	۳	سبل السلام شرح بلوغ المرام کاغذ سفید عمدہ	۴
ترغیب وترہیب سفید کاغذ	۴	نسیم الریاض شرح شفا برحاشیہ شرح شفا	۱۲
تاریخ ابن کثیر (البدایۃ والنہایۃ) ۹ حصے تیار ہیں۔		ملا علی مصری	۴
قیمت فی حصہ	۳	تفسیر فتح القدیر شوکانی	۸

فرمائشی خط میں اپنا قریبی ریلوے اسٹیشن لکھئے۔ تاکہ کتب ریلوے سے روانہ کی جا سکیں اور تقریباً ایک چوتھائی رقم پیشگی بذریعہ منی آرڈر ضرور روانہ فرمائیں۔ بلا پیشگی وصول ہوئے تعمیل نہ ہوگی۔

مینجر کتب خانہ رشیدیہ۔ اردو بازار۔ جامع مسجد دہلی

مومیائی ۹/

مصدقہ علمائے اہلحدیث وہزار ہا خریداران اہلحدیث

علاوہ ازیں روزانہ تازہ بتازہ شہادات آتی رہتی ہیں خون صالح پیدا کرتی اور قوت باہ کو بڑھاتی ہے۔ ابتدائی سل ودق۔ دمہ کھانسی۔ ریزش۔ کمزوری سینہ کو رفع کرتی ہے۔ گردہ اور مثانہ کو طاقت دیتی ہے۔ جریان یا کسی اور وجہ سے جن کی کمر میں درد ہو ان کیلئے اکسیر ہے۔ دو چار دن میں درد موقوف ہو جاتا ہے .... کے بعد استعمال کرنے سے طاقت بحال رہتی ہے۔ دماغ کو طاقت بخشنا اس کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ چوٹ لگ جائے تو تھوڑی سی کھا لینے سے درد موقوف ہو جاتا ہے۔ مرد عورت۔ بچے بڈھے اور جوان کو یکساں مفید ہے۔ ضعیف العمر کو عصائے پیری کا کام دیتی ہے۔ ہر موسم میں استعمال ہو سکتی ہے۔ ایک چھٹانک سے کم ارسال نہیں کی جاتی قیمت فی چھٹانک ۶/ آدھ پاؤ ۱۲/ پاؤ بھر ۱/۸ مع محصول ڈاک۔

ڈاک خرچ سے محصول ڈاک علیحدہ ہوگا۔ پر بھاؤ والوں کو ایک پاؤ سے کم روانہ نہیں کی جائیگی۔ اور نہ ہی وی پی بھیجا جائے گا۔

تازہ شہادات

جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب سندر پور

"میں نے قبل ازیں دو چار مرتبہ متعدد اشخاص کو مومیائی منگوا کر استعمال کرائی۔ بہت عمدہ اور ہر مرض کے واسطے فائدہ رساں پایا۔ ایک چھٹانک اور بھیجدیں" (۱۷ نومبر ۳۸ء)

جناب منشی محمد زبیر علی صاحب خداوند پور

"قبل اسکے چار پانچ دفعہ ہم آپ کے پاس سے مومیائی منگوا چکے ہیں۔ ہم کو بہت فائدہ ملا۔ اس لئے پھر دو چھٹانک وی پی ارسال فرمائیں" (۱۷ نومبر ۳۸ء)

(مومیائی منگوانے کا پتہ)

حکیم محمد سردار خان

پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی امرتسر

خمیرہ بادام طیوری رجسٹرڈ

کمزور جسم میں حیرت انگیز تبدیلی پیدا کرتا ہے۔ رگ وریشہ میں طاقت دوڑنے لگتی ہے مسرت سے چہرہ تمتما اٹھتا ہے۔ امساک کے لئے مفید ہے۔ مردمی کے متلاشی اس سے فائدہ اٹھائیں۔ نزلہ۔ زکام۔ سر کے چکر۔ دھڑکن۔ چھپے دم چڑھنا۔ اٹھتے آنکھوں کے آگے اندھیرا چھا جانا۔ دماغی محنت سے جی چرانا۔ مرعوب وخوفزدہ رہنا معمولی آہٹ سے کلیجہ دھک دھک کرنا۔ نسیان وجریان کافور ہوتے ہیں۔ قیمت پاؤ پختہ تین روپے آدھ سیر پانچ روپے آٹھ آنے۔ ایک سیر دس روپے خرچ ڈاک بذمہ خریدار

لاہور برانچ: ناظم دواخانہ پنجاب جیبی بھنڈی بل روڈ نمبر

مینجر دواخانہ مقصود عالم امرتسر پنجاب

سرمہ نور العین ۹/

(مصدقہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مدظلہ)

کے اس قدر مقبول ہونے کی یہی وجہ ہے کہ یہ نگاہ کو صاف کرتا ہے۔ آنکھوں میں ٹھنڈک پہنچاتا اور عینک سے بے پرواہ کرتا ہے۔ نگاہ کی کمزوریوں کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت ایک تولہ ۸/

(منگوانے کا پتہ)

مینجر دواخانہ نور العین مالیر کوٹلہ

عجیب الاثر فلیویا۔ امساک ۱۵/

(رجسٹری شدہ گورنمنٹ آف انڈیا ہے۔ ۹۴)

وعدہ لاشریک کی قسم بالکل درست ہے۔ بیکار ثابت کرنے والے کو یکصد روپیہ انعام۔ ایمان والوں کو یقین چاہئے تہذیب کے دائرہ سے باہر ہم نہیں جانا چاہتا۔ ایک گولی کھانے سے خواہ بڈھا ہو یا جوان اس رات قضائے حاجت کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ متقی، پرہیزگار عالم کی زیر نگرانی تیار ہوتی ہے۔ قیمت فی شیشی ۶/

پتہ:۔ نظام برادرس ۱۲ فرید کوٹ۔

طلائے اعظم ۲/۸

بُری عادتوں سے اعضاء مخصوصہ میں جس قسم کی خرابیاں بھی ہوں یہ طلا عجیب کرشمہ دکھاتا ہے۔ لگاتے ہی جسم میں جذب ہو کر فاسد رطوبتوں کو خارج کرتا ہے۔ آبلے وغیرہ نہیں ڈالتا۔ دوران خون میں تحریک عضو میں تندہی و فربہی لاتا ہے۔ کام کاج میں حارج نہیں۔

قیمت ۶/ محصول ڈاک ۸/

المشتہر: مینجر نیشنل ڈسپنسری رجسٹرڈ پٹیالہ

ahmadimuslim.de

تصانیف مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

تعلیم القرآن اس رسالہ میں تمام قرآن مجید کی تعلیم کا خلاصہ چند ورقوں میں جمع کیا گیا ہے۔ لکھائی چھپائی کاغذ عمدہ۔ قیمت ۱ر

قرآن اور دیگر کتب قرآن شریف اور دیگر الہامی کتابوں کی تعلیم کا بالاختصار مقابلہ کر کے قرآن مجید کی عظمت ثابت کی ہے۔ قیمت ۱ر

خصائل النبی ترجمہ شمائل ترمذی۔ حضور پرنور صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق شریفہ کا مختصر بیان۔ قیمت ۱ر

حیات مسنونہ مسلمانوں کا معراج کمال یہ ہے کہ ان کی عملی زندگی سنت نبوی کے مطابق ہو۔ اس مقصد کو ملحوظ رکھ کر مولانا موصوف نے رسالہ ہذا تصنیف فرمایا ہے۔ جو اس قابل ہے کہ مخیر حضرات اور انجمن ہائے اہل حدیث اسکو عوام میں مفت تقسیم کرائیں۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت فی نسخہ ۲ر۔ بغرض تقسیم فی سینکڑہ عـہ (۳۳۸)

السلام علیکم اس رسالہ میں ثابت کیا گیا ہے کہ اسلامی سلام بلحاظ فضائل اور اوصاف کے تمام دوسرے فرقوں کے سلاموں سے اعلیٰ اور افضل ہے۔ قیمت ۱ر

حقوق الزوجین اس رسالہ میں نکاح، طلاق اور خلع وغیرہ احکام کے علاوہ بیوی کے خاوند پر اور خاوند کے بیوی پر حقوق ہیں۔ مختصر طور پر بیان کئے ہیں۔ ۱ر

کلمہ طیبہ کلمہ شریف لا الٰہ الا اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے مسئلہ توحید پر عالمانہ دلائل کے ساتھ روشنی ڈالی ہے۔ قیمت ۲ر

شریعت اور طریقت اس رسالہ میں شریعت و طریقت [illegible]

دونوں مضامین پر بحث کی گئی ہے۔ قیمت ۱ر

رسوم اسلامیہ رسوم مروجہ بدعیہ کو خلاف شریعت ثابت کر کے ان کے مقابلہ پر اسلامی رسوم کا بیان۔ قیمت ۱ر

الفوز العظیم قرآن مجید میں جو مختلف چیزوں کی قسمیں کھائی گئی ہیں انکی حکمتوں کا بیان۔ لکھائی چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ر

اتباع الرسول امرتسری منکر حدیث پارٹی کے سرگروہ مولوی احمد الدین صاحب اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے مابین حجیت حدیث اور اتباع الرسول پر ایک تحریری مباحثہ ہوا تھا۔ جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ حدیث نبوی حجت شرعی اور اتباع رسول راہ ہدایت ہے۔ برخلاف اس کے فریق ثانی نے اطاعت رسول علیہ السلام کو شرک اور زنا سے بدتر ہونے کا فتویٰ دیا تھا۔ قیمت ۴ر

دلیل القرآن بجواب "صلوٰۃ القرآن" مصنفہ مولوی عبداللہ چکڑالوی۔ اس میں اہل قرآن کے طریقہ نماز کو مدلل طور پر رد کیا ہے۔ لکھائی، چھپائی، کاغذ عمدہ۔ قیمت ۳ر

خلافت محمدیہ اس رسالہ میں مسئلہ خلافت اصحاب ثلاثہ کو ثابت کر کے قرآن مجید سے ان کے مومن اور متقی ہونے پر عالمانہ استدلال کیا گیا ہے۔ اور مسئلہ باغ فدک پر بھی روشنی ڈالی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

خلافت رسالت اس میں خلافت اصحاب ثلاثہ کو نہایت دلچسپ اور جدید انداز میں ثابت کیا گیا ہے اور تاریخی حوالجات کی روشنی میں مسئلہ خلافت مختلف فیہ کو محقق و مبرہن کیا گیا ہے۔ حتیٰ کہ منکرین کو بھی انکار کی گنجائش نہیں رہتی۔ قیمت ۱ر

اسلام اور برٹش لاء اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ شریعت محمدیہ کو انگریزی قوانین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور افضل ثابت کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۳ر

قرآنی قاعدہ ثنائیہ قرآن شریف کی تعلیم میں ابتدائی قاعدوں کا بچوں کے ذہن کے موافق نہ ہونے سے ان کو بہت مشکل پیش آتی تھی۔ اس مشکل کو حل کرنے کے لئے یہ قاعدہ تصنیف کیا ہے جو بچوں کی ابتدائی تعلیم کیلئے بہت مفید ہے۔ فی عدد۔ فی سینکڑہ ۶ر

ثنائی پاکٹ بک مجلد اس مختصر کتاب میں تمام مذاہب (آریہ۔ عیسائی۔ بہائی۔ مرزائی۔ شیعہ۔ نیچری۔ دہریہ۔ منکرین نبوت۔ سکھ اور بت پرست وغیرہ) پر عالمانہ انداز میں تنقید کی گئی ہے۔ اور ہر ایک مذہب کی تردید میں دو دو دلیلیں بھی دی گئی ہیں۔ قیمت ۶ر

معقولات حنفیہ اس میں فقہ کے ہفت مسائل ایسے مذکور ہیں جو کہ خلاف عقل ہیں۔ ان پر تبصرہ کیا ہے۔ جن کے ضمن میں مولانا اشرف علی صاحب تھانوی کے رسالہ الحیلۃ الناجزہ پر بھی تبصرہ کیا گیا ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۲ر

مائۃ ثنائیہ یعنی صد احادیث نبویہ۔ بالکل تازہ تصنیف ہے۔ اس میں ایسی احادیث مع اردو ترجمہ درج ہیں جو ہر مسلمان کے روزانہ دستور العمل کے لئے شمع راہ ہیں۔ عاشقان سنت محمدیہ کو اس کی اشاعت میں زیادہ حصہ لینا چاہئے۔ قیمت ۴ر

(کتب متعلقہ اہل حدیث)

اہل حدیث کا مذہب اہل حدیث کے مسلمہ مسائل کا مدلل بیان اور دیگر فرقوں کے مسائل پر مختصر تنقیدی نظر۔ قیمت ۶ر

تقلید شخصی و سلفی ثابت کیا گیا ہے کہ سلف صالحین اختلافی مسائل میں صرف قرآن و حدیث کو اپنا نصب العین بنائے رکھتے اور کوئی کسی کا مقلد نہ تھا۔ قیمت ۴ر

ahmadimuslim.de

حدیث نبوی اور تقلید شخصی

اس رسالہ کے پہلے حصہ میں حجیت حدیث شریف پر ناقابل تردید دلائل منکر فرقہ قرآنیوں کا منہ بند کر کے دوسرے حصہ میں مقلدین اور غیر مقلدین علماء کی تحریروں کا اقتباس درج کر کے بتایا گیا ہے کہ اہل حدیث اور احناف کا نزاع لفظی ہے۔ دراصل دونوں کا نصب العین ایک ہی ہے۔ آخر میں تقلید شخصی کے اثبات پر چند دلائل نقل کر کے ان کی عالمانہ رنگ میں تردید کی گئی ہے۔ قیمت ۳ر

آمین رفعیدین مع ضمیمہ فاتحہ خلف الامام

ہر سہ مسائل پر عالمانہ بحث کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ یہ مسائل احادیث نبویہ سے ثابت ہیں اور بعض مقتدر علماء احناف ان کے مسنون ہونے کے قائل ہیں۔ ۲ر

علم الفقہ

اس رسالہ میں بتایا گیا ہے کہ اصل علم فقہ عین قرآن و حدیث ہے۔ اور اہل حدیث اصل علم فقہ سے منکر نہیں ہیں۔ قیمت ۲ر

فقہ اور فقیہ

اس رسالہ میں علم فقہ کی حقیقت اور فقیہ کی جامع تعریف اور مسئلہ تقلید کا فیصلہ علمی اصول سے کیا گیا ہے۔ قیمت ۳ر

تنقید تقلید

یہ وہ تحریری مباحثہ ہے۔ جو مولانا مرتضیٰ حسن صاحب دیوبندی کے مضمون مندرجہ اخبار "العدل" گوجرانوالہ کے جواب میں اخبار "اہلحدیث" امرتسر میں شائع ہوتا رہا۔ جس میں فریقین کی تحریریں اصلی اور پورے الفاظ میں نقل ہیں جس قدر حصہ اخبار میں شائع ہوا ہے۔ اس کے علاوہ مفید حواشی بھی درج کئے گئے ہیں۔ یہ رسالہ مسئلہ تقلید پر بے نظیر ہے۔ قیمت ۵ر

فتوحات اہل حدیث

ان مقدمات کا مجموعہ جو مابین اہل حدیث [illegible] مختلف مقامات میں ہوتا ہوئے۔ ہندوستان [illegible] فیصلہ جات [illegible] جو اہل حدیث کے حق میں ہوئے [illegible]۔ قیمت صرف [illegible] آنے

اجتہاد و [illegible]

[illegible] مسئلہ اجماع کی حجیت اور عدم حجیت پر تحقیق [illegible] ہے۔ اور [illegible] ہے کہ دروازہ اجتہاد کا ہمیشہ کھلا رہے [illegible]۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۶ر

(در تردید قادیانی مشن)

الہامات مرزا

اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں پر [illegible] بحث کر کے ان کو [illegible] ثابت کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ الہامات میں اختلاف ہونا مامور من اللہ ہونے کے قطعاً منافی ہے۔ قابل دید ہے۔ قیمت ۹ر

تاریخ مرزا

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے صحیح صحیح حالات از طفولیت تا دم فنا اس رسالہ میں مندرج ہیں۔ قیمت ۶ر

نکاح مرزا مع اضافات جدیدہ

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی پیشگوئی کی [illegible] تردید [illegible] اپنے اقوال سے کی گئی ہے۔ کتابت، طباعت [illegible] جدید اڈیشن۔ قیمت ۳ر

عقائد مرزا

مرزا صاحب قادیانی کے عقائد کا مختصر بیان۔ ان کی اپنی عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے۔ قیمت ۱ر

فاتح قادیان

(جدید اڈیشن) جس میں لودھیانہ کے انعامی مباحثہ متعلقہ دعا مرزا قادیانی بابت وفات مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب [illegible] کی روئداد درج ہے [illegible] کتاب "آیۃ اللہ" مصنفہ مولوی محمد علی صاحب [illegible] کا بھی مدلل جواب دیا گیا ہے۔ قیمت ۶ر

چیستان مرزا

مرزا [illegible] کے کلام میں اختلاف ثابت کیا گیا ہے [illegible] ر

شہادات مرزا [illegible]

[illegible] الہامات مرزائیہ) سے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے مسیحیت موعودہ کی تردید کی گئی ہے۔ اور جس کے جواب پر بفیصلہ منصف مبلغ ایک ہزار روپے کا اعلان کیا گیا تھا۔ جس کو مرزائی امت آج تک وصول نہ کر سکی۔ قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۳ر

فتح ربانی

ایک زبردست تحریری مباحثہ دربارہ حیات مسیح۔ مابین مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے۔ جو نہایت لطیف اور دلچسپ بحث ہے۔ ۹ر

شاہ انگلستان اور مرزا قادیان

اس میں ثابت کیا گیا ہے کہ جارج پنجم شاہ انگلستان کا دربار دہلی میں تشریف لانا خدائی حکمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کے لئے تھا۔ قیمت ۱ر

فسخ نکاح مرزائیاں

مرزائیوں سے میل جول اور شادی غمی میں شریک نہ ہونے کے متعلق علماء اسلام کا متفقہ فتویٰ جس میں بتایا گیا ہے کہ مرزائی اہل اسلام سے خارج ہیں۔ قیمت صرف ۱ر

نکات مرزا

چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو معارف اور نکات قرآنیہ دکھانے کا بڑا دعویٰ تھا۔ ان کے موجودہ خلیفہ صاحب کو بھی یہی دعویٰ ہے۔ اس رسالہ میں مرزا صاحب کے معارف و نکات کے بہت سے نمونے دکھائے گئے ہیں۔ اور ساتھ ہی مولوی عبد اللہ چکڑالوی کے معارف و نکات بھی دیئے گئے ہیں۔ تاکہ دونوں کا خوب مقابلہ ہو سکے قابل دید ہے۔ قیمت صرف ۳ر

محمد قادیانی

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی [illegible] مثیل ہوں جو ان کی زندگی کا پروگرام تھا، وہی میرا ہے۔ ان کے اپنے اقوال سے ان کے اس [illegible] تردید کی گئی ہے۔ [illegible]

ahmadimuslim.de

اہل حدیثوں کی ۲ نئی تصنیفیں

از مولفات ملک ابویحییٰ امام خان صاحب نوشہروی

ہندوستان میں اہل حدیث کی علمی خدمات

احباب کو یاد ہوگا کہ مارچ ۱۹۳۷ء میں آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کی پنجاہ سالہ جوبلی علیگڈھ میں منائی گئی جس میں شرکت کی دعوت جماعت اہل حدیث کو بھی دی گئی۔ کانفرنس نے مولانا امام خان صاحب نوشہروی کو بھیجا۔ آپ نے وہاں ایک مقالہ پڑھا جس میں جماعت اہل حدیث نے علم وفن کی جو خدمات کی ہیں۔ اس کا دلچسپ تذکرہ ہے۔ قابل مقالہ نگار نے حضرات تابعین سے اہل حدیث کا ورود ہند ثابت کیا ہے۔ پھر جناب کی ابتدا کا حال جناب حجۃ اللہ شاہ ولی اللہ دہلوی سے ہے اور ترویج کا حضرت سیدنا محمد اسمٰعیل شہیدؒ سے ..... مصنفات اہل حدیث کی فہرست ایک ہزار سے زائد ... اور نام مصنف کے ساتھ۔ قومی اخبارات ... الی ان قال۔ غرض آپ کی جماعت ... حیثیت سے جو کام کئے ہیں۔ انہیں نہایت ... جامعیت کے ساتھ مرتب کیا ہے۔ اہل حدیث حضرات کو یہ مقالہ ضرور خریدنا چاہئے۔ قیمت ۸؍ صفحات ۲۰۸ (ارزاں ترین قیمت)، کتابت، طباعت، کاغذ اعلیٰ

تراجم علمائے حدیث ہند

۲۔ سو اشخاص کا ... برسوں کی کاوشوں کا، جانکاہ محنتوں کا۔ ان تھک کوششوں کا، وقت کی بہت بڑی قربانی کا۔ پھر سینکڑوں کے خرچ کا نتیجہ ہے۔ نیک لوگوں کا ذکر رب العالمین بندوں کے لئے باقی رکھتا ہے۔ الحمد للہ اس زمانے میں قدرت نے ملک صاحب کو اس کار خیر اور کار ضروری کے لئے منتخب فرمایا۔ اور آپ نے علمائے کرام کے حالات زندگی جمع کر دیئے۔ اس جلد اول میں شاہ ولی اللہ سے شروع کرکے آج تک کے علمائے اہل حدیث دہلی کی سوانح عمریاں ... مرحومین کی بھی اور موجودین کی بھی۔ تاریخ جیسے ... مضمون کو فاضل مؤلف نے اس خوبصورتی ... ہے کہ آپ جوں جوں پڑھتے جائیں شوق بڑھتا جائے۔ لسانی بیان، روانی کلام اور تسلسل مضامین ... اعلیٰ پیمانے پر ہے۔ ہیں کھلے لفظوں میں کہنے دیجئے کہ اس اچھوتے اور سخت اوق مضمون پر قلم فرسائی کرکے مولانا نے جماعت اہل حدیث پر احسان کیا ہے اور دین خدا کی اہم خدمت انجام دی ہے۔ قیمت ۱۲؍ صفحات ۴۲۵

منگوانے کا پتہ :۔ مینیجر دفتر اہلحدیث امرتسر (پنجاب)

... قادیانی مشن کی ... مرزا مع جواب الجواب تردید کے لئے ... جامع رسالہ "تعلیمات مرزا" سالہا سال ... ناظرین نے بہت پسند کیا اور بہت جلد پہلا ایڈیشن ختم ہوگیا۔ قادیان سے اس کا جواب نکلا۔ ... کا جواب الجواب اس میں دیا گیا ہے۔ اب یہ ایسی جامع کتاب ہوگئی ہے کہ اسکو پاس رکھنے والا ... مرزائیوں پر غلبہ پاسکتا ہے۔ قیمت ۶؍

فیصلہ مرزا

اس رسالہ میں آخری ... عربی و اردو ... واضح ... بہت ... تشریح کی گئی ہے۔ جس کی مرزائی آج ... "آخری فیصلہ" کے متعلق ان تمام ... مفصل و مدلل جواب دیا گیا ہے۔ جو ... دن مرزائی کرتے رہتے ہیں۔ اس رسالہ کا ایک صفحہ عربی ... اردو ہے۔ قادیانیوں کی تردید کے لئے ... ہے۔ قیمت صرف ۳؍

... مرزا (انگریزی زبان میں)۔ قیمت ۵؍

موسم سرما کا خاص تحفہ

... عنبری یاقوتی انگوری سہ آتشہ نسخہ خاص

قوت مردمی کو برانگیخت کرتا ہے۔ حرارت غریزی اور مادہ منویہ ... میں طاقت پیدا کرتا ہے ... جگر اور گردہ مثانہ کو قوت بخشتا ہے۔ دائمی نزلہ زکام کھانسی ... اور نئی زندگی بخشتا ہے۔ ... جوانوں کے لئے ... ثابت ہوتا ہے۔ بوڑھوں کے لئے ... دیتا ہے۔ قیمت فی بوتل ... نمونہ کی شیشی جس میں ... قیمت ... (نوٹ) جن صاحب کو کوئی ... کی ضرورت ...

... برقی پریس امرتسر

... کتابت چھپائی کا کام ...

اہلحدیث امرتسر
بخدمت شریف جناب ... صاحب
جامعہ ... دہلی

... خسف بصارت کو زائل کرکے ... کرنے میں ...